عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۵ | یکم تا ۸/ رمضان ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰/ ستمبر ۲۰۰۶ء | شمارہ: ۳۶

آدابِ رمضان ۱

رمضان کا استقبال

روزے کے مقاصد

"مالیاتی نبی" کی "بہشت"

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

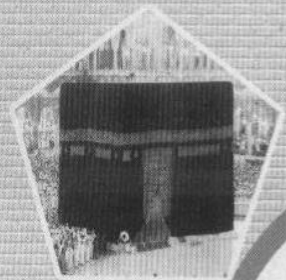

شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

رمضان المبارک کی افضل ترین عبادت:

س:...... رمضان المبارک میں سب سے افضل کون سی عبادت ہے؟

ج:...... رمضان المبارک میں روزہ تو فرض ہے جو اعمال رمضان میں سب سے افضل عمل ہے۔ اور چونکہ قرآن مجید کا نزول رمضان میں ہوا ہے اس لئے اس کی تلاوت سب سے اہم عبادت ہے اس کے علاوہ ذکر اللہ اور استغفار کی کثرت ہونی چاہئے۔ صلوٰۃ التسبیح اور نماز تہجد کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔

رمضان المبارک کی مسنون عبادات:

س:...... ماہ صیام میں دن اور رات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی عبادتیں ایسی ہیں جن پر ہم کو عمل کرنے کی تاکید کی گئی ہے؟

ج:...... تراویح، تلاوت کلام پاک، تہجد اور صدقہ و خیرات کے اہتمام کی ترغیب دی گئی ہے۔

رمضان میں سرکش شیاطین کا قید ہونا:

س:...... ماہ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے شیاطین کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے اور سنا ہے کہ پھر وہ رمضان کے بعد ہی رہائی پاتے ہیں اور دنیا میں نازل ہوتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ مثلاً بعض ممالک میں بعض جگہ سے پہلے رمضان ختم ہو جاتا ہے (جیسے اکثر پاکستان سے پہلے عرب ممالک میں) تو کیا پھر وہاں کی سرحدیں شیاطین کے لئے پہلے کھول دی جاتی ہیں اور پاکستان میں شیاطین ان ممالک کے دو روز بعد داخل ہوتے ہیں، یا شیاطین چھوڑنے اور پابند کرنے کا کیا سسٹم ہے؟

ج:...... جہاں رمضان المبارک ہوگا وہاں سرکش شیاطین پابند سلاسل ہوں گے اور جہاں ختم ہو جائے گا وہاں پر سے یہ پابندی بھی ختم ہو جائے گی۔ اس میں اشکال کیا ہے؟

خود چاند دیکھ کر روزہ رکھیں، عید کریں یا رویت ہلال کمیٹی پر اعتماد کریں:

س:...... موجودہ دور میں جس کو سائنسی فوقیت حاصل ہے رویت ہلال کمیٹی کے اعلان پر عموماً رمضان المبارک کے روزے رکھتے ہیں اور عید منائی جاتی ہے۔ اس کی شرعی حیثیت کیا ہے روزہ رکھا جائے یا نہیں، عید کی جائے یا نہیں، جبکہ صحیح احادیث میں حکم وارد ہے: ''چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو'' دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ کمیٹی کے اعلان پر کیا روزہ رکھنا یا عید کرنا واجب ہے؟

ج:...... حدیث کا مطلب تو ظاہر ہے کہ یہ نہیں ہے کہ ہر شخص چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرے اور چاند دیکھ کر افطار کرے۔ بلکہ حدیث کی مراد یہ ہے کہ رویت کے ثبوت سے رمضان اور عید ہوگی۔ رویت ہلال کمیٹی اگر شرعی قواعد کے مطابق چاند کی رویت ہونے کے بعد اعلان کرے تو عوام کو اس کے اعلان پر روزہ یا عید کرنا ہوگی۔ باقی رویت ہلال کمیٹی اہل علم پر مشتمل ہے یہ حضرات ثبوت رویت کے مسائل ہم سے تو بہر حال زیادہ ہی جانتے ہیں، اس لئے ہمیں ان پر اعتماد کرنا چاہئے۔

☆☆......................☆☆

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد:۲۵ شمارہ:۳۶ یکم تا ۸/ رمضان المبارک ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۴ تا ۳۰/ ستمبر ۲۰۰۶ء

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خان

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا محمد اکرم طوفانی
مدیر: مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت

- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- علامہ احمد میاں حمادی
- صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
- صاحبزادہ طارق محمود
- مولانا بشیر احمد
- مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
- مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان
قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ

اس شمارے میں

رمضان المبارک میں قافلۂ ختم نبوت سے تعاون	اداریہ	۴
رمضان کا استقبال	مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ	۸
روزے کے مقاصد	مولانا سید سلیمان ندویؒ	۱۰
آداب رمضان	مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ	۱۵
مصارف ومسائل زکوٰۃ		۲۱
قادیانیوں کے مالیاتی نبی کی بہشت پر ایک نظر	افتخار احمد جرمنی	۲۳
خبروں پر ایک نظر	ادارہ	۲۵

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زرتعاون اندرونِ ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور
اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road.Karachi.
Ph: 2780337 Fax: 2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسین مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رمضان المبارک میں قافلہ ختم نبوت سے تعاون

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی کی حیثیت سے مبعوث فرمایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور اگر کوئی شخص آکر یہ دعویٰ کرے کہ وہ نبی ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس لئے مسترد کر دیا جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دور میں مسیلمہ کذاب' اسود عنسی وغیرہ نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ اسود عنسی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں ایک صحابیؓ حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں مارا گیا' جس کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جبریل امین علیہ السلام کے ذریعہ دی گئی۔ مسیلمہ کذاب اور سجاح نے نکاح کر کے نبوت میں اشتراک کرلیا اور مسیلمہ کذاب نے مہر کے طور پر دو نمازیں معاف کردیں۔ خلیفہ اوّل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف ایک عظیم الشان لشکر ترتیب دیا جس میں بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور محدثین اور قرأ عظام شریک ہوئے۔ مسیلمہ کذاب اپنے تیس ہزار کے لشکر سمیت جہنم رسید ہوا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کیلئے ۱۲۰۰ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے جانوں کا نذرانہ پیش کیا جن میں سات سو حفاظ اور قرأ کرام بھی شامل تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام غزوات میں اتنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین شہید نہیں ہوئے جتنے صرف اس ایک لڑائی میں شہید ہوئے۔ بہرحال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے امت کو آگاہ کردیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکا ڈالنے والے کی سزا صرف اور صرف موت ہے۔

''ائمہ تلبیس'' کے مطابق ۲۷ کے قریب ایسے لوگ مختلف ادوار میں پیدا ہوئے جنہوں نے کسی نہ کسی درجے میں جھوٹا دعویٰ نبوت کیا۔ ان میں سے اکثر کو امت کے غیور مسلمانوں نے جہنم رسید کردیا۔ گزشتہ صدی کے اواخر میں انگریزی دور حکومت میں مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کیلئے انگریزوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی سرپرستی کی' پہلے اسے مسلمانوں میں مبلغ اور مناظر کی حیثیت سے متعارف کرایا اور پھر اس کے ذریعہ عقیدۂ ختم نبوت کے بارے میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ آخرکار مرزا قادیانی نے مہدی' مجدد' مسیح موعود' ظلّی وبروزی نبی' صاحب شریعت نبی اور پھر اس سب سے بڑھ کر معاذ اللہ! محمد رسول اللہ ﷺ ہونے کا دعویٰ کیا۔ علمائے لدھیانہ نے ابتدا ہی میں اس کے غلط عقائد کی وجہ سے اس کے کفر کا فتویٰ جاری کیا' پھر دارالعلوم دیوبند سے یہی فتویٰ صادر ہوا' لیکن انگریز کی سرپرستی کی وجہ سے یہ فتنہ بڑھتا ہی رہا۔ اسی بنا پر محدث العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے تمام علمائے کرام کو جمع کیا اور قادیانیت کے مکروفریب اور امت کو اس سے پہنچنے والے نقصانات سے آگاہ کیا۔ بعدازاں سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس کام کا ذمہ دار بنایا اور انہیں ''امیر شریعت'' کا خطاب دیا۔ پانچ سو سے زائد علمائے کرام نے امیر شریعتؒ کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس بات کا عزم کیا کہ وہ اپنی زندگیوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تحفظ کیلئے وقف کردیں گے' اس طرح محدث العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے قافلہ ختم نبوت تشکیل دیا۔ قافلہ ختم نبوت نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں کام شروع کیا تو مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو بریک لگ گئے۔ ایک ایک گاؤں' ایک ایک قریہ اور ایک ایک شہر میں قافلہ ختم نبوت نے تبلیغی سرگرمیاں شروع کیں تو انگریز حکومت اور مرزا قلڑدیانی کی ذرّیت غنڈہ گردی پر اتر آئے۔ پہلے قادیان میں مسلمانوں کا جینا دوبھر کیا گیا' پھر جہاں جہاں قادیانی اثرورسوخ رکھتے تھے' وہاں مسلمانوں کا جینا دوبھر کردیا گیا' قافلہ ختم نبوت کے رہنماؤں' رضاکاروں اور جاں نثاروں پر قید وبند کے دروازے کھل گئے' مرزا قادیانی کو جھوٹا مدعی نبوت کہنا جرم بن گیا' قاتلانہ حملے معمول بن گئے' لیکن اللہ تعالیٰ کے یہ شیر اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ غلام جان پر کھیل گئے' لیکن عقیدۂ ختم نبوت پر زد نہیں پڑنے دی۔ بہاولپور میں مقدمہ درج ہوا تو اس کی پیروی کی اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذرّیت کو کافر ثابت کیا۔ قادیان میں داخلہ بند ہوا تو قادیان کے باہر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے ساری رات عقیدۂ ختم نبوت کی وضاحت کی اور عوام الناس کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کیا۔ قادیان میں دفتر کھولا' جسے کئی دفعہ توڑا گیا اور مبلغ کو زدوکوب کیا گیا۔ مولانا محمد حیاتؒ نے جان ہتھیلی پر رکھ کر قادیان میں سکونت اختیار کی۔ علاوہ ازیں مقدمات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ فرماتے تھے کہ: ''زندگی نصف جیل میں اور نصف ریل میں گزر گئی۔''

قادیانیوں نے تحریک آزادی کے خلاف کام کیا' قیام پاکستان کی مخالفت کی' مسلمانوں کی فہرست سے الگ اپنا نام درج کرایا جس کی وجہ سے کشمیر کا الحاق پاکستان سے نہ ہوسکا' لیکن قادیانیوں کی اس مخالفت کے باوجود تحریک پاکستان کامیاب ہوئی' بدقسمتی سے پاکستان بننے کے بعد انگریز کی سرپرستی کی وجہ سے قادیانی' پاکستان کے ٹھیکیدار بن گئے۔ ظفراللہ قادیانی کو پہلا وزیر خارجہ مقرر کردیا گیا' چناب نگر (سابقہ ربوہ) کی زمین حاصل کرکے اپنا مرکز قادیان سے وہاں منتقل کردیا' پاکستان میں قادیانیت کے خلاف تبلیغ پر پابندی عائد ہوگئی' قادیانیوں نے پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی کوشش کی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے پاکستان کے تحفظ کی تحریک شروع کی۔ لاہور میں مارشل لاء لگادیا گیا۔ کئی ہزار جاں نثاران ختم نبوت نے جان کا نذرانہ پیش کیا' ایک لاکھ کے قریب علمائے کرام اور رضا کاران ختم نبوت نے جیلوں کی ہوا کھائی۔ تحریک کے نتیجے میں پاکستان قادیانی اسٹیٹ بننے سے بچ گیا۔ قافلہ ختم نبوت نے اپنا کام جاری رکھا' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا محمد حیات' مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد شریف جالندھری رحمہم اللہ اور ختم نبوت کے متعدد مبلغ قریہ قریہ پھیل گئے' مسلمانوں کے ایک ایک پیسہ کی امداد سے کام جاری رکھا۔ تاآنکہ ۱۹۷۴ء میں محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک ختم نبوت کا آغاز ہوا۔ مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا معین الدین لکھوی' ان علمائے کرام نے تمام سیاسی جماعتوں کو جمع کیا۔ پوری قوم متحد ہوئی اور ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانان پاکستان کو فتح عطا فرمائی اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

۱۹۸۴ء میں قادیانیوں نے آئین کی علانیہ خلاف ورزی شروع کی۔ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' حضرت مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں تحریک چلی' حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ نے ایک ایک کی منت کی' آخر کار صدر ضیاء الحق مرحوم نے امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری کیا۔ اس آرڈی نینس کے اجراء کے بعد مرزا طاہر راتوں رات فرار ہوکر اپنے آقاؤں کے چرنوں میں لندن پہنچا' مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوششیں دوبارہ شروع کیں' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں بھی قادیانیوں کا تعاقب شروع کیا۔ مالی' گھانا میں قادیانی پہنچے تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں بھی ان کا تعاقب کیا۔ جس کے نتیجہ میں ہزاروں افراد قادیانیت سے تائب ہوئے' جنوبی افریقہ میں مقدمہ چلا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' عقیدۂ ختم نبوت کی حقانیت ثابت کرنے کے لئے وہاں بھی پہنچ گئی۔ غرض دنیا میں جہاں کہیں بھی قادیانیت نے پنجے گاڑنے کی کوشش کی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے وہاں اس کے پنجے اکھاڑنے کا فریضہ انجام دیا' بقول حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ: ''اگر قادیانی خدانخواستہ چاند پر بھی پہنچ جائیں تو ہم وہاں بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔''

اس وقت عیسائیت' یہودیت' قادیانیت سب کی سب اسلام دشمنی میں تیزی سے مصروف عمل ہیں۔ مسلم ممالک میں اسلام کے خلاف کام کرنے کیلئے مغرب نے قادیانیت کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے بلکہ ان کی سرپرستی کی جارہی ہے۔ اسکولوں' رفاہی اداروں' ہسپتالوں اور سڑکوں کے سراب دکھا کر غریب ممالک کے لوگوں کو اسلام کے نام پر قادیانی بنایا جارہا ہے۔ پاکستان' پاکستانی عوام اور علمائے کرام کو تباہ کرنے کے لئے قادیانی اور دیگر لادین قوتیں متحد ہوگئی ہیں۔ قادیانی چاہتے ہیں کہ دنیا کے ڈیڑھ ارب کے لگ بھگ مسلمان خدانخواستہ مرتد اور گمراہ ہوجائیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتم النبیین کی حیثیت نعوذ باللہ ختم ہوجائے۔ ایسے وقت میں مسلمانوں پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اگر آپ قیامت کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت چاہتے ہیں تو آیئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت کرکے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی محافظین میں شامل ہوجایئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ' نائب امیر مرکزیہ سیّد الاولیاء حضرت اقدس سیّد نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم العالیہ' ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مجلس شوریٰ کے رکن حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر دامت برکاتہم (مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی) اور دیگر علمائے کرام کی جانب سے تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شامل ہوکر جماعت سے ہر قسم کا تعاون کریں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سالانہ اخراجات کا تخمینہ کروڑوں کے لگ بھگ ہے اور یہ مسلمانوں کے عطیات سے پورا ہوتا ہے۔ آگے بڑھئے اور اس میں اپنا زیادہ سے زیادہ حصہ ڈالئے' اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو اپنی رضا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔

جماعتی لٹریچر پر پابندی......عقیدۂ ختم نبوت کی ترویج واشاعت کی راہ روکنے کی سعی لاحاصل

بعض اخباری رپورٹس کے مطابق حکومت نے فرقہ واریت کوروکنے کے لئے مختلف کتب ورسائل کی خرید وفروخت پر پابندی عائد کردی ہے۔ فرقہ واریت کو روکنا ملک میں امن وامان کے قیام کے لئے ناگزیر تھا جس کے لئے فرقہ واریت پر مشتمل لٹریچر کی خرید وفروخت پر پابندی عائد کرنا ایک بنیادی اقدام تھا۔ اس لئے سنجیدہ فکر رکھنے اور ملک میں امن وامان کے خواہاں ہر شخص کی جانب سے فرقہ واریت کے سدباب کے لئے اٹھائے جانے والے اقدامات کی پذیرائی ہوگی۔ مگر بدقسمتی سے معاشرے کے ناسور قادیانی گروہ نے اپنی روایتی چال بازی سے کام لیتے ہوئے اس مرتبہ بعض ایسی کتب ورسائل کو بھی فرقہ وارانہ لٹریچر میں داخل کرواکر اس کی خرید وفروخت پر پابندی عائد کروانے کی سعی کی جس کا فرقہ واریت سے کوسوں دور کا بھی تعلق نہیں۔ چنانچہ انہی اخباری رپورٹس کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جو کہ فرقہ واریت سے پاک ایک غیر سیاسی فلاحی ورفاہی جماعت ہے، جس کا کام معاشرہ میں عقیدۂ ختم نبوت کا پرچار کرنا اور اسلامی تعلیمات کو عام کرنا ہے، اس کی مختلف مطبوعات کو بھی غالباً قادیانیوں کے ایما پر فرقہ وارانہ لٹریچر قرار دیتے ہوئے اس کی خرید وفروخت پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ لیکن شاید حکومت کو یہ علم نہیں کہ جماعت کا مذکورہ لٹریچر محض عقیدۂ ختم نبوت کی ترویج واشاعت اور فتنہ قادیانیت سے عوام الناس کو باخبر کرنے اور اس حوالے سے ان میں آگہی پیدا کرنے کی غرض سے شائع کیا جاتا ہے۔ یہ لٹریچر آج سے نہیں گزشتہ کئی دہائیوں سے شائع ہورہا ہے اور آج تک کسی حکومت کو اس پر فرقہ واریت پر مبنی ہونے کا شبہ تک نہیں ہوا۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس میں کسی اسلامی فرقہ کی دل آزاری یا اس کے خلاف کسی قسم کا اشتعال انگیز مواد نہیں ہوتا۔ جماعت کے یہ رسائل محض دعوتِ دین پر مشتمل ہوتے اور اسلامی عقائد کو مسلمانوں میں پھیلانے کا ایک بڑا ذریعہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس لٹریچر کی کوئی قیمت وصول نہیں کی جاتی اور یہ مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ بظاہر اس حکومتی اقدام کا مقصد یہی معلوم ہوتا ہے کہ قادیانیوں کو مراعات فراہم کی جائیں اور ان کے خلاف عوام الناس میں پھیلنے والے شعور وآگہی کا سدباب کیا جائے تاکہ قادیانیوں کو ملک میں کھل کھیلنے کا موقع مل سکے، وہ مسلمانوں کو گمراہ کرکے ان کا رشتہ نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کاٹ کر قادیان کے نام نہاد مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی سے جوڑ سکیں اور پوری دنیا میں قادیانیت کو ''حقیقی اسلام'' کے نام سے روشناس کراسکیں۔ آپ اسے خواہ کچھ نام دیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ حکومت کا یہ اقدام عقل وخرد کی کسی کسوٹی پر نہیں پرکھا جاسکتا اور شعور وآگہی کے کسی معیار پر پورا نہیں اترتا۔ غالباً حکومت کے کارپردازوں کو ابھی تک یہ علم ہی نہیں ہوسکا کہ فرقہ واریت کس چڑیا کا نام ہے؟ وہ کس درخت پر بیٹھتی ہے؟ کس شجر کے برگ وبار اسے تحفظ فراہم کرتے ہیں؟ اس کے پروں کو کہاں سے طاقت فراہم کی جاتی ہے؟ اس کی رگوں میں دوڑنے والا خون کہاں پیدا ہوتا ہے اور وہ اسلام کو ختم کرنے کے لئے نئی ہدایات لینے صبح شام اپنے جس گھونسلے میں جاتی ہے وہ کہاں واقع ہے؟

اگر حکومت فرقہ واریت کو ختم کرنے میں اتنی ہی سنجیدہ ہے تو وہ پاکستان بھر میں پھیلے ہوئے اس قادیانی لٹریچر کو کیوں ضبط نہیں کرتی جس کا ایک ایک ورق نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ واہل بیت رضوان اللہ عنہم اجمعین کی شان میں گستاخی وتوہین سے بھرا پڑا ہے؟ اسے آخر عیسائیوں کی شائع کردہ وہ کتب ولٹریچر کیوں دکھائی نہیں دیتا جس میں انبیائے کرام کی فرضی تصاویر شائع کی گئی ہیں اور توحید ورسالت کا کھلے عام مذاق اڑایا گیا ہے؟ اسے آخر توہین رسالت اور توہین صحابہ واہل بیت پر مشتمل وہ سی ڈیز کیوں نظر نہیں آتیں جن کی خرید وفروخت اور نمائش ملک میں کھلے عام جاری ہے؟ اگر حکومت اپنی آنکھوں پر لگی قادیانیت نوازی کی عینک اتاردے تو اسے معلوم ہوگا کہ حقائق وہ نہیں جو قادیانی اسے باور کرارہے ہیں بلکہ حقیقت اس سے یکسر مختلف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ملک میں فرقہ واریت کو اچھالنے میں قادیانیوں کا سب سے بڑا ہاتھ ہے۔ قادیانیوں کے ایجنٹوں نے ملک میں برسراقتدار آنے والی ہر نئی حکومت کو ملک کی کروڑوں مسلم عوام کے مقابل لاکھڑا کیا اور ان سے ایسے اقدامات کروائے جن سے یہ تاثر ابھرا کہ حکومت مسلمانوں کے کسی ایک فرقہ کو مراعات فراہم کررہی ہے جبکہ دیگر فرقوں کے حقوق پر ڈاکا ڈال رہی اور ان کا استحصال کررہی ہے۔ اسی طرح مختلف فرقوں کو یہ باور کرایا گیا کہ تمہارے حقوق کو پامال کیا جارہا ہے جبکہ تمہارے مقابلہ میں دیگر فرقوں کو نوازا جارہا ہے۔ یہ بالکل وہی صورت حال ہے جو مشرقی پاکستان میں پیش آئی جس کی وجہ سے ملک کا ایک حصہ ہم سے جدا ہوگیا۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی میں قادیانیوں کا کردار بالخصوص ایم ایم احمد کا کردار کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اس لئے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ ملک کے مختلف حصوں میں خانہ جنگی پیدا کرنے اور مشرقی پاکستان جیسی صورت حال دوبارہ پیدا کرنے میں قادیانیوں ہی کا ہاتھ ہوسکتا ہے، ورنہ مسلم معاشرہ کا کوئی طبقہ یا گروہ اپنے تمام تر باہمی اختلافات کے باوجود انسانیت سے اس قدر نہیں گرسکتا کہ اپنوں ہی کے ہاتھ اور گردنیں کاٹنے پر تل جائے۔ ایسی حرکت سوائے قادیانیوں کے اور کوئی نہیں کرسکتا، جن کا طریقہ کار ہی اپنوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپنا اور مسلمانوں کا گلا کاٹنا ہے۔

فرقہ واریت کے خاتمہ کے نام پر حکومت سے یہ نیا اقدام کروا کر قادیانیوں نے جہاں اسلامی تعلیمات کے فروغ کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے' وہاں عقیدۂ ختم نبوت کی آواز کو ملک بھر میں پھیلنے سے روکنے کی اپنی سی کوشش کی ہے' لیکن یہ ایک سعی لاحاصل ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت کو اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں اتنا صاف درج فرمادیا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا اتنا واضح اعلان فرمادیا ہے کہ اب ایک مرزا غلام احمد قادیانی تو کیا دس لاکھ بلکہ دس کروڑ مرزا قادیانی بھی آجائیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے ناقابل تسخیر قلعہ کی دیواروں سے سر پھوڑتے اور اپنی رسوائی کا ماتم کرتے رہیں گے۔

البتہ حکومت کو یہ ضرور سوچنا چاہئے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ اس سے ہر وہ اقدام سرزد ہو رہا ہے جس سے اسلام اور عقیدۂ ختم نبوت پر زد پڑتی ہے' کبھی ووٹر لسٹ فارم سے عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ خارج کردیا جاتا ہے' کبھی نادرا اور بیرون ملک پاکستانی سفارت خانوں کے جاری کردہ پاسپورٹ فارم' اوورسیز پاکستانیز کے شناختی کارڈ فارم اور پاکستان اوریجن کارڈ فارم سے عقیدۂ ختم نبوت کے اقرار پر مشتمل حلف نامے کو حذف کردیا جاتا ہے اور کبھی مشین ریڈایبل پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ خارج کردیا جاتا ہے۔ یقیناً درپردہ اس کے پیچھے کچھ ایسے عناصر ہیں جو عقیدۂ ختم نبوت کی تردید اور قادیانیت کے تحفظ کے لئے سرگرم عمل ہیں' جن کی کوشش ہے کہ ملک میں قادیانیت کو فروغ ہو اور اس کی راہ میں حائل ہر رکاوٹ کو دور کیا جائے۔ کاش! حکومت ان عناصر کا سراغ لگاتی کیونکہ یہی وہ عناصر ہیں جو حکومت کو وقتاً فوقتاً اللہ اور اس کے رسول کے مقابلہ میں لاکھڑا کرتے ہیں جس کی وجہ سے عوام میں حکومت کے خلاف نفرتیں مزید بڑھتی ہیں۔

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ پر مبنی لٹریچر پر پابندی کے پیچھے بھی وہی عناصر کارفرما نظر آتے ہیں' جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا کسی صورت میں گوارا نہیں اور وہ ہر صورت میں مرزا غلام احمد قادیانی کو آخری نبی منوانا چاہتے ہیں اور اس کی جھوٹی نبوت کا سکہ ملک میں چلانے کے خواہاں ہیں۔ حکومت نے اگر ان عناصر کا سراغ لگا کر ان کا سدباب نہ کیا تو یہ آستین کے سانپ حکمرانوں ہی کو ڈس لیں گے' یہ ان آستین کے سانپوں کی فطرت ہے جس کا مظاہرہ انہوں نے ماضی میں کیا ہے۔ یہ مارِ آستین ملک کو قادیانی ریاست بنانے کے خواہاں ہیں' لیکن انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ملک قادیانیوں کی جدوجہد کے نتیجہ میں نہیں' بلکہ برصغیر کے مسلمانوں کی جدوجہد کے نتیجہ میں معرض وجود میں آیا تھا' اس ملک کے لئے قادیانیوں نے نہیں' بلکہ لاکھوں مسلمانوں نے اپنے خون کا نذرانہ پیش کیا تھا' اس لئے اس ملک میں مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی نبوت کا سکہ چلے گا' اور یہ سکہ دنیا بھر میں ابد تک چلتا رہے گا۔

ہمارا حکومت سے یہ مطالبہ ہے کہ وہ قادیانیوں کی سرپرستی اور انہیں مراعات کی فراہمی کا وطیرہ اپنانے کی بجائے اسلام اور مسلمانوں کی سرپرستی اور انہیں مراعات کی فراہمی کا وطیرہ اپنائے' حکومت عقیدۂ ختم نبوت پر مبنی لٹریچر پر عائد پابندیاں فوری طور پر اٹھالے اور اس کے برعکس قادیانی لٹریچر کے خلاف ہر ممکن اقدامات اٹھائے' اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی صفوں میں موجود عقیدۂ ختم نبوت کے دشمنوں کا سراغ لگا کر مستقل بنیادوں پر ان کا سدباب کرے اور اسلام' عقیدۂ ختم نبوت' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' امت مسلمہ اور پاکستان کے مفادات کو شدید نقصان پہنچانے کے جرم میں ان کو کیفر کردار تک پہنچائے۔

صاحبزادہ طارق محمود رحلت فرما گئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما اور فیصل آباد کی معروف دینی شخصیت حضرت صاحبزادہ طارق محمود صاحب دل کے دورے کے باعث رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مرحوم گزشتہ کئی سال سے عارضہ قلب میں مبتلا تھے۔ آپ ممتاز عالم دین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت مولانا تاج محمودؒ کے صاحبزادے تھے۔ آپ انتہائی بلند پایہ مقرر' فیصل آباد اور بعدازاں ملتان سے شائع ہونے والے ممتاز مذہبی جریدے ماہنامہ ''لولاک'' کے ایڈیٹر اور متعدد کتابوں کے مصنف تھے۔ حضرت مرحوم کے پسماندگان میں بیوہ' تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں شامل ہیں۔ امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' نائب امیر مرکزیہ سیّدالاولیاء حضرت اقدس شاہ نفیس الحسینی دامت برکاتہم' ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' اور دیگر جماعتی زعماء وکارکنان نے حضرت صاحبزادہ طارق محمودؒ کی وفات کو ایک عظیم قومی نقصان قرار دیتے ہوئے مرحوم کی دینی' ملی اور صحافتی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ ان کی خدمات تاریخ کا ایک سنہری باب ہیں جنہیں کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ ان جیسے قائدین' مقررین اور مصنفین خال خال پیدا ہوتے ہیں۔ انہوں نے حضرت مرحوم کیلئے دعائے مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔ تمام جماعتی رفقاء حضرتؒ کے پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ عقیدۂ ختم نبوت کے لئے حضرت مرحوم کی خدمات کو قبول فرما کر ان کی بال بال مغفرت فرمائے اور اپنی رضا کا پروانہ عطا فرما کر بروز قیامت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت و معیت عطا فرمائے۔ آمین۔

رمضان کا استقبال

رمضان مبارک نے حضرت مصنفؒ کے قلم جادو رقم کے ذریعہ امت مسلمہ کو درج ذیل پیغام دیا ہے

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

میرے دوستو! تمہیں نیا رمضان مبارک اور خدا کی طرف سے تم پر پاک و بابرکت سلام! تمہاری یہ فرمائش گویا میری دلی خواہش ہے، پتا نہیں کیوں خود میرا جی کچھ بات کرنے کو چاہ رہا تھا اور ایک تقاضا تھا جو مجھے بات کرنے پر مجبور کر رہا تھا اور میں محسوس کرتا ہوں کہ تمہارے تجویز کردہ عنوان سے بہتر اور محبوب عنوان گفتگو میرے لئے اور کوئی ہو نہیں سکتا۔

سن ہجری کے دوسرے سال میں میرا آنا پہلے سالوں سے یکسر مختلف تھا، پہلے میں سال کے دوسرے مہینوں کی طرح ایک مہینہ تھا، اپنے دوسرے بھائیوں اور رفیقوں سے کسی قسم کا امتیاز مجھے حاصل نہیں تھا، نہ کوئی خاص بات میرے اندر تھی، نہ کسی پیغام کا میں حامل تھا اور نہ دینی ارکان میں سے کوئی رکن مجھ سے متعلق تھا، رجب، ذی القعدہ، ذوالحجہ اور محرم پر مجھے حسد...... استغفر اللہ...... رشک ہوتا تھا کیونکہ یہ اشہر حرم (محترم مہینے) تھے اور ان میں سے ذی الحجہ پر مجھے اور خاص وجہ سے رشک آتا تھا، وہ یہ کہ وہ حج کا مہینہ تھا...... مجھے وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا کہ مجھے کبھی اتنا بڑا اعزاز بخشا جائے گا اور روزہ جیسے اہم اور مقدس پیغام کا مجھے حامل بنایا جائے گا، لیکن یہ اللہ کا فضل ہے اور وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے، بہر حال اب سنئے:

مسلمانوں نے شعبان سے میرا انتظار کرنا شروع کیا، انہوں نے شعبان کا بھی ایک مقدمۃ الجیش اور میرے مبشر کی حیثیت سے استقبال کیا، شعبان ہی میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”اے لوگو! رمضان کا مہینہ تم پر سایہ فگن ہو رہا ہے، بڑا عظیم الشان مہینہ ہے، اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ نے اس مہینے کے روزے فرض کیے ہیں اور رات کے قیام (تراویح) کو نفلی عبادت ٹھہرایا ہے۔ جو شخص اس ماہ میں ایک نفلی نیکی کرے گا، اس کا ثواب اور دنوں کے فرض کے برابر ہوگا، اور جو کوئی ایک فرض ادا کرے گا اس کا ثواب اور دنوں کے ستر فرضوں کے برابر ہوگا۔ یہ ماہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے، یہ غمخواری و غمگساری کا مہینہ ہے، اس میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔“

تمام لوگ میرا چاند دیکھنے کے لئے بلند ٹیلوں اور مکانوں پر چڑھ گئے، غروب آفتاب کے بعد مدینہ میں کوئی شخص ایسا نظر نہ آتا تھا جو آسمان کی طرف نظر اٹھائے میری جستجو نہ کر رہا ہو، ہر شخص کی یہ خواہش تھی کہ سب سے پہلے وہ میری آمد کا مژدہ سنائے۔

پروردگار عالم نے ارادہ فرمایا کہ اب مزید تاخیر نہ ہو، لہٰذا اس کی طرف سے حکم طلوع ہوا اور مدینہ کے اس سرے سے اس سرے تک مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی، لوگوں کی زبانوں پر ایک نغمہ مسرت جاری ہوا۔

سامعین کرام! مجھے اس کہنے میں معاف رکھیں کہ ابتدائے اسلام میں لوگوں کو میری آمد سے جو مسرت ہوتی تھی...... حالانکہ میں، جیسا کہ آپ کو معلوم ہے، صبر و جہاد کا مہینہ تھا...... وہ اس مسرت سے بڑھ کر ہوتی تھی جو آج آپ کو عید کا چاند دیکھ کر ہوتی ہے...... میں اس کے اسباب میں نہیں جاؤں گا، کیونکہ یہ ایک طویل بات ہے، اور ویسے بھی آپ کو کڑوی لگے گی۔

(میری آمد سے) مدینہ کے لوگوں میں ایک نئی زندگی اور ایک نیا نشاط عبادت ابھر آیا، یہ لوگ عشاء کے بعد ایک ایک، دو دو اور ٹکڑیاں ٹکڑیاں ہو کر نوافل میں مشغول ہو گئے، قرآن کی تلاوت کرتے اور نمازیں پڑھتے رہتے، یہاں تک کہ جب رات آخر ہوئی اور سحر قریب ہوئی تو رات کی باسی روٹی یا کھجور اور پانی میں سے جس کو جو میسر آیا، اس نے اس سے سحری کھائی، پھر مساجد کی راہ لی اور نماز فجر ادا کی۔

یہی وہ مقام ہے جہاں وہ لوگ آج کل کے روزہ داروں سے ممتاز ہو جاتے ہیں، آج اگر آپ میں سے کوئی رات کو تھوڑی دیر عبادت کر لیتا ہے اور

پھر روزہ کی نیت کر لیتا ہے تو وہ اپنا حق سمجھتا ہے کہ دن میں جتنا چاہے سوئے' چنانچہ آج شہر میں بہت کم ایسے روزہ دار ملیں گے جو سوتے یا اونگھتے نظر آتے ہوں' رات کو خواہ کتنا ہی تھوڑا قیام کریں' مگر اس کے بدلے میں دن کا ایک خاصا حصہ ضرور نیند کی نذر کر دیا جاتا ہے...... اس کے برعکس صحابہ و تابعین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کا حال یہ تھا کہ رات کا قیام ان کے دن کے نشاط میں کوئی فرق نہیں ڈالتا تھا' وہ رمضان میں عبادت بھی کرتے تھے اور مشقت حیات بھی برداشت کرتے تھے اور کبھی تو روزے کی حالت میں جہاد بھی کرتے تھے ان کے زمانہ میں رمضان اشیاء کی طبائع نہیں بدلتا تھا اور نہ دن کو رات بناتا تھا' وہ الٹا ان میں قوت اور نشاط کار بڑھا دیتا تھا' اور کوئی وہ نیکی جس کو لوگ پہلے سے کرتے تھے' رمضان المبارک کی آمد سے منقطع نہیں ہوتی تھی' میں آکر اہل مدینہ کے اخلاق میں کوئی فرق نہیں پاتا' مثلاً: انہوں نے مسلمان ہونے کے بعد سے غیبت' فحش کلامی اور بدگوئی سے زندگی بھر کا روزہ رکھ لیا تھا' تو وہ روزوں میں بھی پاک زبان' پاک نفس اور پاک باطن رہتے تھے' ہاں اگر فرق ہوتا تھا تو یہ ہوتا تھا کہ وہ ان دنوں میں جائز غصہ کو بھی ضبط کرتے تھے' اگر ان میں سے کسی کو کوئی شخص گالی دیتا یا لڑنے کی باتیں کرتا تو اس کا جواب یہ ہوتا کہ:

''میں روزہ دار ہوں۔''

میری آمد پر وہ لوگ نیکی اور غمخواری کے بے حد حریص ہو گئے' یوں سمجھئے کہ ہوا سے مقابلہ کرتے تھے' ان کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ تھا:

''جب رمضان آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امور خیر میں آندھی سے بھی تیز رفتار ہو جاتے تھے۔''

روزہ دار کو افطار کرانے' غلاموں کو آزاد کرانے' ستم رسیدوں کی امداد کرنے اور بھوکوں کو کھانا کھلانے میں ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے' چنانچہ اسی وجہ سے فقراء و مساکین میری آمد کے منتظر رہتے تھے۔

لوگوں نے اپنے مشاغل میں روزہ گزارا' لیکن اللہ سے غافل نہیں ہوئے اور نہ بیع و تجارت نے ان کو اللہ کی یاد اور جماعتوں کی حاضری سے غافل کیا' شام کو گھر لوٹے اور ذکر و تلاوت میں مشغول ہو گئے۔ مساجد کا حال اس وقت یہ ہو جاتا تھا کہ اگر تم جاؤ تو ذکر کی بھنبھناہٹ کے سوا کوئی آواز نہ سن پاؤ۔

آفتاب غروب ہوا' مؤذن نے اذان دی اور میں نے دیکھا کہ سیّدالاوّلین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوہارے اور کچھ پانی سے افطار فرمایا اور پھر اس پر اتنا شکر کہ انواع و اقسام کی افطاریوں پر بھی لوگوں کو یہ مقام شکر نصیب نہیں ہو سکتا۔ سنئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں:

''تشنگی دور ہوئی' رگیں تر ہوئیں اور اللہ نے چاہا تو اجر واجب ہو گیا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بھی اسی طرح چند کھجور اور پانی کے چند گھونٹوں سے روزہ کھولا اور اللہ کی حمد کی' پھر نماز پڑھی اور جو کچھ اللہ نے عنایت فرمایا' صرف بقدر ضرورت کھا لیا' نہ اس میں اسراف ہوتا تھا اور نہ ناک تک پیٹ بھرتا تھا۔

مہینہ بھر ان کا یہی معمول رہتا تھا' نہ اس میں کوئی فرق آتا اور نہ وہ اس سے اکتاتے اور برداشتہ خاطر ہوتے' بلکہ ہر دن نشاط کی ایک نئی کیفیت پیدا ہوتی اور عبادت و نیکی کی حرص بڑھتی تھی' گویا روزوں سے ان کی روح کو غذا ملتی تھی' اور مہینے کے آخر میں ان کی قوت اور نشاط پہلے سے بھی بڑھا ہوا نظر آتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک مسلسل نشاط اور ذوق عمل سے مخمور رہتے تھے' یہاں تک کہ جب آخری عشرہ آتا تو بالکل ہی کمر کس لیتے تھے' رات عبادت میں گزارتے اور اہل خانہ کو بھی جگاتے اور پھر اعتکاف فرما لیتے تھے۔

میں جب اس دور سعادت کے روزہ داروں کا بعد کے روزہ داروں سے مقابلہ کرتا ہوں تو صورت و شکل میں تو کوئی فرق نظر نہیں آتا' بلکہ بعض بعد والے زیادہ نفل پڑھتے اور زیادہ وقت تلاوت کرتے نظر آتے ہیں' مگر خشوع و اخلاص اور ایمان و احتساب کی کیفیات میں کھلا فرق محسوس کرتا ہوں' اگر سابقین کی ایک رکعت کا وزن کیا جائے تو بعد والوں کی بہت سی رکعتوں پر بھاری نکلے گی کہ وہ اپنے ایمان و احتساب میں بھاری تھے۔

اور دوسرا فرق جو میں بتلا سکتا ہوں' وہ یہ ہے کہ ان پر روزہ اپنے گہرے اخلاقی اور نفسیاتی اثرات چھوڑ کر جاتا تھا' یوں کہئے کہ ان کی طبیعتوں پر روزہ کی ایک نہ مٹنے والی چھاپ پڑ جاتی تھی اور اگلے سال جب میں پھر لوٹ کر آتا تو ان میں وہی عفت' وہی تقویٰ' وہی صدق و امانت' وہی رقت' وہی کریم النفسی' وہی حرص طاعت' وہی لذات نفس سے نفرت' وہی آخرت کی فکر اور وہی دنیا سے بے رغبتی پاتا۔ الغرض ہر دوسری مرتبہ وہ مجھے پہلے سے زیادہ پاک باطن اور صاف دل ملتے تھے۔

قصہ مختصر! جب میرا وقت ختم ہو گیا اور روانگی کا دن آیا تو انہوں نے مجھے ایک بہت ہی پیارے دوست کی طرح رخصت کیا' آنسو کسی طرح تھمتے نہ تھے اور آہیں قرار پاتی نہ تھیں' لبوں پر یہ دعا تھی کہ خدایا! یہ ملاقات آخری نہ ہو' یہ دن اس کے بعد بھی بار بار آئیں۔ یہ ہے خیر القرون میں میرے استقبال کی ایک ہلکی سی تصویر۔

☆☆..................☆☆

روزے کے مقاصد

علامہ سید سلیمان ندویؒ

ہم یقین کے ساتھ نہیں بتا سکتے کہ انسانی سوسائٹی میں روزہ کے خیال کی ابتدا کب سے ہوئی اور ہمیں یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ اس کے شروع ہونے کے اسباب کیا تھے؟ روزہ کے ابتدائی حالات اس طرح پوشیدہ ہیں جس طرح قدیم اقوام میں شریعت کی ابتدا سے ہم ناآشنا ہیں کہ کس قوم نے شریعت کے نظام کو اختیار کیا اور پھر اس نظام کو دوسروں تک پہنچایا؟ روزہ کے متعلق جس قدر نظریے بیان کئے گئے ہیں' وہ ظن وتخمین پر مبنی ہیں اور تاریخی حیثیت سے روزہ کی ابتدا ہونے کا جو اندازہ لگایا گیا ہے وہ بھی عمومی قاعدہ سے دور جا پڑا ہے۔ ان سب کے باوجود روزہ انسانی عبادات میں قدیم عبادت ہے۔ اس کا پھیلاؤ دنیا کی تمام اقوام میں رہا ہے۔

مجوسی' آتش پرست' مانوی' بدھ' برہمن' ستارے اور جانور پرست سب میں روزہ کا رواج رہا ہے۔ یہود' نصاریٰ اور مسلمان روزہ کی عظمت کو دین کے بڑے رکن کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہیں۔ مختلف قوموں اور مختلف نظامہائے شریعت میں روزہ کا طریقہ جداگانہ رہا ہے۔ قوموں میں حالات کی تبدیلی سے روزوں کی تعداد میں بھی کمی وبیشی ہوتی رہی ہے۔ طریقہ عمل کے لحاظ سے کسی قوم میں روزہ کی شکل یہ رہی کہ اس کے افراد روزہ کی حالت میں کھانے' پینے' جنسی تعلقات اور بات چیت سے دور رہا کرتے تھے' کسی دوسرے مذہب میں ان میں سے کچھ کو اختیار کیا گیا اور باقی سے پابندی اٹھالی گئی' لیکن ہر حالت میں روزہ سے مقصود یہ رہا کہ بدن اور نفس کو کچھ وقت کے لئے محبوب ترین چیزوں کے استعمال سے محروم رکھا جائے' بات سے رک جانے کا روزہ قدیم قوموں میں رائج تھا۔

اسپنسر اور جیلن نے اپنی تصانیف میں وسطی آسٹریلیا کے باشندوں کے حالات میں لکھا ہے کہ جب کسی عورت کا شوہر مر جاتا تھا تو اس کی بیوی سال بھر بات نہ کرنے کا روزہ رکھتی تھی۔ روزہ کا یہ طریقہ یہود میں بھی پایا جاتا تھا۔ قرآن مجید میں حضرت مریمؑ کی زبان میں اس کی تعبیر یوں ہے: ''فلن اکلم الیوم انسیا۔'' آج کسی انسان سے بات نہیں کروں گی۔ کھانے اور پینے سے رک جانے کے طریقے مختلف رہے ہیں۔ ایک طریقہ یہ ہے کہ ہر قسم کے کھانے اور ہر رنگ کے پینے سے رک جانے کے طریقہ کو روزہ کہتے ہیں۔ یہ طریقہ صابی' مانوی مذہب اور مسلمانوں میں پایا جاتا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کچھ محدود اور متعین چیزوں سے نفس کو روک دیا جائے' یہ طریقہ نصاریٰ میں رائج ہے۔

روزہ رکھنے کے مختلف طریقے ہیں: ایک تو یہ کہ دن رات کا پورا روزہ' دوسرے دن بھر کا روزہ یا اس کے ایک حصے کا روزہ' ایک روزہ یہ ہے جو سورج ڈوبنے سے شروع ہوتا ہے اور رات بھر رہتا ہے یا رات کے کسی حصے تک رکھا جاتا ہے' کچھ روزے ایسے ہیں جو برابر کئی دنوں تک چلے جاتے ہیں' کچھ صرف ایک دن کے لئے ہوتے ہیں' کسی کا تعلق ایک رات یا اس کے کسی حصے سے ہوتا ہے' بعض روزے مسلسل ہوتے ہیں' لیکن ان میں فصل آجاتا ہے' اس مدت کے فصل کے بعد پھر شروع ہوجاتے ہیں' روزہ کی ایک قسم وہ ہے جو قوم کے تمام افراد پر فرض ہے یا بعض افراد پر خاص شرط کے ساتھ فرض کردیا گیا ہے یا بعض افراد یہ روزہ مستحب طور پر رکھتے ہیں۔

روزہ کی اغراض ومقاصد:

مختلف مذاہب میں روزہ کی اغراض ومقاصد بدلتے رہتے ہیں' ہم ان میں سے چند کا ذکر کرتے ہیں:

اوّل:...... روزے زمانہ کے موسمی حالات کے پیش نظر رکھے جاتے ہیں' کسی خاص فصل یا موسم کے آنے کے وقت یہ روزہ رکھا جاتا ہے' کسی مہینہ یا ہفتہ کو خاص کرلیا جاتا ہے یا آسمان کا ستارہ جب کسی خاص منزل کو پہنچ جاتا ہے' کبھی کسی اہم تاریخی واقعہ کی مناسبت سے روزہ رکھا جاتا ہے جو کسی اجتماعی حالات میں پیش آیا ہو تو گویا یہ روزہ ذاتی طور پر اس واقعہ کی اہمیت یا وہ حالات جو اس واقعہ سے تعلق رکھتے ہوں' مقصود ٹھہرا لئے جاتے ہیں اور ثواب کا مرتبہ دوسرے درجہ پر ہوتا ہے جیسے رمضان شریف کا مہینہ' یہ قرآن مجید کے نزول کی تاریخ ہے' مسلمان اس تاریخ کو

نہایت مقدس سمجھتے ہیں۔اسی طرح عیسوی ماہ کی سترہ تاریخ یہودیوں کے نزدیک مقدس ہے اور وہ اس دن روزہ رکھتے ہیں' اس دن یہودیوں کے دارالحکومت یروشلم میں انہیں شکست ہوئی تھی۔

دوم:......بعض آسمانی غیر مادی تغیرات جیسے سورج گرہن یا چاند گرہن۔

سوم:......کسی کی وفات کی یاد میں۔

چہارم:......کسی شخص کا کسی خاص عمر تک پہنچ جانا یا زندگی کے کسی مرحلہ سے گزرنا۔

پنجم:......گناہوں کے کفارہ کے لئے' خواہ یہ گناہ معلوم ہوں یا معلوم نہ ہوں۔

ششم:......بعض مثبت اور نفع بخش مقاصد کے حصول کے لئے جیسے نفس کی پاکیزگی کا روزہ' چلہ کشی کا روزہ' نفس پر عکس الٰہی کا پرتو ڈالنے کے لئے یا الہامی کیفیت کو معلوم کرنے کے لئے آسمانی دنیا سے تعلق جوڑنے کے لئے یا خارق عادت چیزوں پر قدرت پانے کے لئے یا ان دیکھی طاقتوں کو زیر اثر لانے کے لئے یا بارش برسانے کے لئے یا ہوائیں چلانے کے لئے وغیرہ وغیرہ۔

ہفتم:......اجتماعی یا انفرادی نقصان یا بیماری سے دور رہنے کیلئے جیسے طوفان کا آنا یا وبا کا پھیل جانا۔

ہشتم:......کبھی روزہ دوسری عبادت کے لئے تمہید یا وسیلہ بنتا ہے تاکہ وہ عبادت مقبول ہوجائے' یا یہ روزہ اس عبادت کا اہم جز سمجھا جاتا ہے جیسے قربانی کے وقت کا روزہ' نذر پوری کرنے کے لئے نذر کے وقت روزہ سے ہونا' زکوٰۃ ادا کرتے وقت روزہ رکھ لینا یا صدقہ کے دینے کے وقت روزہ سے رہنا یا اعتکاف اور نماز کی ادائیگی کے وقت روزہ سے ہونا۔

ان تمام اقسام میں سب سے اہم اور زیادہ مشہور قسم جو اکثر مذاہب میں رائج ہے' وہ پہلی قسم ہے۔ یہ روزہ خاص موسم میں رکھا جاتا ہے' ہر سال ہر مہینے یا ہر ہفتے اس کی تکرار ہوتی ہے' اس روزہ کا تعلق مقررہ تاریخ سے ہے جو کسی اجتماعی واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ وہ مذاہب کے معتقد جنہوں نے اس قسم کو اختیار کرکے اسے اپنے دین کا جز بنادیا' وہ صابی' مانوی' برہمن' یہودی اور مسلمان ہیں' ہم ان مذاہب میں سے چند کے متعلق بحث کریں گے اور بتائیں گے کہ ان کی شریعت میں روزہ کی نوعیت کیا ہے؟

سالانہ روزے

صابی اور مانوی مذہب:

ابن ندیم نے اپنی کتاب الفہرست میں صابی مذہب کے متعلق ذکر کیا ہے کہ صابی مذہب میں بابل کے قدیم مذہبی اثرات اب تک باقی ہیں۔ اس مذہب کی اصل ستاروں کی پوجا ہے' صابی مذہب میں تیس دن کے روزے فرض ہیں جو آٹھ مارچ سے شروع ہوتے ہیں' اس کے علاوہ وہ نو روزے اور سات روزے رکھتے ہیں' پہلے نو روزے ۹/ دسمبر سے اور سات روزے ۸/ فروری سے شروع ہوتے ہیں' ان دو تاریخوں کے روزے ان کے نزدیک بہت زیادہ مقدس اور محترم ہیں۔ وہ اپنی عیدوں کو فطر کی ساتویں عید' فطر کی ماہواری عید' بائیس دنوں کی فطر کی عید سے تعبیر کرتے ہیں۔ ان تیس دنوں کا روزہ چاند کے احترام کے لئے ہوتا ہے۔ نو دنوں کا روزہ چاند کے احترام کے لئے ہوتا ہے۔ نو دنوں کا روزہ الٰہ بخت کی عظمت کے نام پر رکھتے ہیں۔ ان کے اس الٰہ کے دوسرے نام زوش' احترا' جوپیٹر اور مشتری ہیں۔ سات دنوں کا روزہ سورج کے احترام کے لئے ہوتا ہے جو اس مذہب میں خیر کا دیوتا ہے۔ وہ تیس دنوں اور نو دنوں کے روزوں میں سورج طلوع ہونے سے غروب ہونے تک ہر قسم کے کھانے' پینے سے رک جاتے ہیں اور سات دنوں کے روزوں میں صرف گوشت اور شراب کا استعمال نہیں کرتے۔

ابن ندیم نے کلدانیوں اور مانویوں کے مذہب کے متعلق لکھا ہے کہ وہ قدیم بابلی' مسیحی اور فارسی مذہب سے ماخوذ ہے' اس مذہب میں ستاروں کی عظمت کے آثار بھی پائے جاتے ہیں۔ ان کے پیشوا جس کی طرف یہ مذہب منسوب ہے' اس کا نام مانی بن فتق ہے۔ اس مذہب میں روزے کے اوقات مختلف ہیں' جب سورج قوس کو اتر آتا ہے اور چاند پورا روشن ہوجاتا ہے تو اس وقت مانوی مسلسل دو دن کا روزہ رکھتے ہیں' جب چاند کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو اس وقت بھی دو مسلسل روزے رکھتے ہیں' پھر جب چاند نکلتا ہے اور سورج دلو کی منزل کو اتر جاتا ہے اور مہینے کے آٹھ دن گزر جاتے ہیں تو اس وقت مانوی پورے تیس دنوں کا روزہ رکھتے ہیں' ان کے خواص اور محترم اشخاص پیر کے دن بھی روزہ رکھتے ہیں' اسی کے ساتھ وہ ہر مہینے سات روزے رکھتے ہیں۔ اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہفتہ واری' ماہواری اور سالانہ روزے رکھتے' اور چاند کے مہینے میں پہلے دو دن کے روزے اور سات دن کے روزے رکھتے۔ سال میں چونتیس روزے رکھتے جن میں سے دو اس وقت کے ہوتے جب کہ سورج قوس پر اتر آتا اور دو اس وقت کے ہوتے جب کہ سورج جدی کی منزل پر اتر آتا اور مسلسل تین روزے اس وقت رکھتے جب کہ سورج دلو کی منزل پر اتر آتا۔

ابن ندیم کی عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مانوی مذہب کے متعلق فلوجل نے نقل کیا ہے کہ وہ اتوار کا روزہ اس بنیاد پر رکھتے تھے کہ وہ اپنے اعتقاد کے مطابق یہ یقین رکھتے تھے کہ قیامت اتوار کے دن قائم

ہوگی' اس لئے ان کا اعتقاد تھا کہ اگر قیامت آ جائے تو وہ سب روزے سے ہوں لیکن لیون لگرانڈ اور وسر مارک نے کہا کہ وہ اتوار اور پیر کا روزہ چاند اور سورج کی عظمت کے لئے رکھا کرتے تھے۔ بعد کی دلیل پہلی دلیل سے زیادہ صحیح ہے' جس طرح دوسرے روز ستاروں کی گردش سے تعلق رکھتے ہیں' اسی طرح ان روزوں کا تعلق بھی ستاروں سے زیادہ قرین قیاس ہے' پھر اتوار کے روزے کو سورج سے نسبت دی گئی ہے۔ انہوں نے اس کا نام ایل یوس رکھا ہے' پیر کا روزہ چاند سے نسبت رکھتا ہے' جس کا نام سین ہے' ان کے یہاں منگل کا روزہ بھی تھا جسے وہ مریخ کے لئے رکھا کرتے تھے اور اس کا نام اس تھا۔ جب ہم اس بات پر غور کرتے ہیں کہ ان کے نزدیک سورج دیوتا اور چاند دیوی بہت زیادہ محترم تھے' اس لئے کوئی وجہ نہیں ہے کہ ہم ان دو روزوں کو انہی کی طرف منسوب کردیں۔

صابی اور مانوی مذہب کے ماننے والے پرانے بابلی مذہب سے متاثر ہوئے جس کی بنیاد ستارہ پرستی تھی۔ نماز اور اس کے اوقات میں بھی بابلی مذہب سے تاثر قبول کیا۔ ابن ندیم نے الفہرست میں جوان مذاہب مرجع کا ذکر کیا ہے کہ ان نمازوں کے اوقات کا تعلق سورج کی منزلوں سے بہت زیادہ گہرا ہے۔ صابی مذہب کے متعلق ابن ندیم نے لکھا ہے صابی عقیدہ کے لوگوں پر دن میں تین وقت کی نماز فرض تھی۔ پہلی نماز سورج نکلنے سے آدھ گھنٹے پہلے یا اس سے کم مدت میں شروع ہوتی تھی اور سورج طلوع ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا وقت ختم ہوجایا کرتا تھا۔ اس میں نماز کی آٹھ رکعتیں اور ہر رکعت میں تین سجدے ہوا کرتے تھے۔ دوسری نماز سورج کے زوال کے ساتھ ختم ہوجایا کرتی تھی۔ اس نماز میں پانچ رکعتیں اور ہر رکعت میں تین سجدے ہوا کرتے تھے۔ تیسری نماز دوسری نماز کی طرح تھی اور سورج غروب ہونے کے وقت پڑھی جاتی تھی' ان اوقات کا تعلق دن کے تین پہروں سے تھا: طلوع' نصف النہار اور غروب کا وقت۔

نفل نمازیں وتر نماز کی طرح تین تھیں اور دن میں تین بار پڑھی جاتی تھیں۔ پہلی نماز دن کے دو بجے چاشت کی نماز کے مقابلہ میں ہے' دوسری نماز زوال کے بعد' یہ عصر کی نماز کے مقابلہ میں ہے۔ تیسری نماز رات کے تین بجے' یہ عشاء کی نماز کے مقابلہ میں ہے' ان کی کوئی نماز طہارت کے بغیر نہیں ہوا کرتی تھی۔ مانوی مذہب کے تعلق سے ابن ندیم نے لکھا ہے کہ ان کے عقیدہ میں چار یا سات نمازیں فرض تھیں۔ پہلی نماز زوال کے وقت' دوسری نماز زوال اور سورج غروب ہونے کے درمیان' پھر سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز' اس کے تین گھنٹے کے بعد عشاء کی نماز۔

ابن ندیم نے وضاحت کی ہے کہ یہ تمام نمازیں ستاروں کی تقدیس اور سورج کی عظمت کے لئے پڑھی جاتی تھیں۔ نمازی پانی سے یا کسی دوسری چیز سے مسح کر کے سورج کے سامنے کھڑا ہوجاتا تھا اور پھر سجدہ کرتا تھا۔ سجدہ میں وہ یہ کلمات دہراتا تھا: ''ہمیں ہدایت دینے والے فارقلیط مبارک اور اس کی فوج نیرون کی تسبیح کرتا ہوں۔'' وہ سجدہ کرنے کے بعد سیدھا کھڑا ہوجاتا اور دوسرے سجدہ میں یہ کلمات کہتا:

''اے روشنی کے اصل اور سراپا نور
تیری تسبیح کرتا ہوں۔''

روزہ ہندو مذہب میں:

برہمن اور بدھ مذہب کے روزے سورج اور چاند کی منزلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ برہمنوں میں جوگی خزاں اور بہار کے شروع موسم میں روزہ رکھتے ہیں۔ چھتری سردی اور گرمی کے شروع موسم کے علاوہ ہر چاند ماہ کے شروع دو دنوں میں اور چودھویں تاریخ کا روزہ رکھتے ہیں۔ ان کی مقدس کتاب ''وید'' میں ہے کہ وہ سورج گرہن کے وقت کھانے پینے' جنسی تعلق اور نماز سے رک جاتے ہیں۔ یہ عمل ان کے نچلے طبقہ میں پایا جاتا ہے لیکن برہمن جوگی اور چھتری صرف اتنے واجب پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ اس کے علاوہ گھر میں کھانے کی جتنی قسمیں ہوسکتی ہیں' ان سب سے رک جاتے ہیں۔ سورج گرہن کے وقت جن برتنوں میں صدقہ کرتے ہیں' انہیں توڑ ڈالتے ہیں۔

ان کی شریعت برہمن کے تیرہ پجاریوں پر روزہ کی حالت میں اس امر کو فرض کردیتی ہے کہ سورج کے ڈوبنے کے وقت سے شفق کے غائب ہونے تک کھانے' پینے' نیند اور سفر کرنے سے باز رہیں اور ہندو مذہب میں جس قدر فرقے ہیں' ان سب کی اصل سورج کی تقدیس پر ہے۔ اس مذہب کے روزہ دار سورج غروب ہونے سے اس کے نکلنے تک کھانے' پینے سے پرہیز کرتے ہیں اور پھر اس وقت روزہ توڑتے ہیں جب پورا سورج آسمان پر روشن ہوجاتا ہے۔ اگر آسمان پر بادل ہوں اور سورج ان کے پیچھے جائے تو وہ سورج نکلنے کا انتظار کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ پوری آب وتاب کے ساتھ چمکنے لگے' اس سلسلہ میں عجیب بات یہ ہے کہ یہی طریقہ شمالی امریکہ کے سنا نیموگ قبائل میں بھی رائج ہے۔

بدھ مذہب میں چاند کے مہینے کے حساب سے چار دن کے روزے رکھے جاتے ہیں: چاند کی پہلی' نویں' پندرہویں اور بائیسویں تاریخ' یہ روزے سورج طلوع ہونے سے غروب ہونے تک رکھے جاتے ہیں' وہ ان چار دنوں میں پورا آرام کرتے ہیں۔ چنانچہ ان کے نزدیک افطاری کی تیاری حرام ہے' وہ کھانے کا انتظام سورج نکلنے سے پہلے کرتے ہیں۔

روزہ یہودی مذہب میں:

یہودی مذہب میں روزہ کی قسمیں بے شمار ہیں' یہودیوں کا سب سے اہم روزہ عیسوی ماہ کی دسویں تاریخ کا روزہ ہے جسے وہ کفارے کے دن کا روزہ کہتے ہیں۔ یہ روزہ یہودیوں پر اپنے گناہوں سے معافی کے تعلق سے فرض کیا گیا ہے۔ یہودی پرانے زمانہ میں ہفتہ کے دن اور ہر چاند کے ماہ کی پہلی تاریخ کو روزہ رکھا کرتے تھے' وہ ان دنوں میں کوئی کام نہیں کیا کرتے تھے' اس کے بعد روزہ کا حکم ختم ہوگیا۔ ان سے کہا گیا کہ وہ ان دنوں میں صرف کام نہ کریں۔ ان دنوں میں روزہ سے معافی اس واقعہ کو ظاہر کرتی ہے کہ وہ پہلے زمانہ میں ان دنوں کا روزہ رکھا کرتے تھے کیونکہ منسوخی کا حکم اس وقت صادر کیا جاتا ہے جب کہ اس حکم پر پہلے سے عمل کیا جاتا رہا ہو۔ ان دو دنوں کے روزوں کا چاند کی حرکتوں سے گہرا تعلق ہے۔ میں نے پہلے روزہ کے متعلق کافی وضاحت کی ہے لیکن ہفتہ کا روزہ اس کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ ہفتہ کا آخری روز سنیچر ان کے عہد قدیم میں چاند کے اپنی منزلوں میں داخل ہونے سے تعلق رکھتا تھا' چنانچہ ان کے آسمانی اوقات کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر حصہ چاند کی چار منزلوں میں سے ایک سے تعلق رکھتا ہے۔ یہودیوں کا یہ روزہ ایک حیثیت سے بدھ مذہب کے چار روزوں سے مطابقت رکھتا ہے جسے وہ مہینہ میں چار مرتبہ رکھتے ہیں۔ یہودیوں میں کچھ یہودی ساتویں مہینہ کے پہلے دن روزہ رکھتے تھے اور عوام ان کے لئے کھانا تیار کرکے بھیجا کرتے تھے۔ یہودی ساتویں مہینہ کی چوبیس تاریخ کو بھی روزہ رکھا کرتے تھے اور اس دن کے روزہ کو ایک تقریب کی شکل میں مناتے تھے۔ بنی اسرائیل اس دن اپنے تمام بدن پر راکھ مل لیا کرتے تھے۔

جب یہودیوں کو بابل جلاوطن کردیا گیا تو اپنے تاریخی واقعات کے سلسلہ میں کئی روزے رکھا کرتے تھے اور ہر روزہ کو اس کی تاریخ سے نسبت دیا کرتے تھے۔ ان کے روزوں میں سے چوتھا روزہ ہے جو جولائی کی سترہ تاریخ کو پڑتا ہے' اس تاریخ کو یروشلم "بیت المقدس" برباد کردیا گیا اور ہیکل ڈھادیا گیا' چھٹا روزہ استیر کا ہے جو مارچ کی تیرہ تاریخ کو پڑتا ہے' یہ روزہ ہامان اور استیر کے واقعہ کی مناسبت سے رکھا جاتا ہے' ہامان' فارس کے کسی بادشاہ کا وزیر تھا' اس نے یہودیوں کو ہلاک کرنے کی ٹھانی لیکن بادشاہ کی ملکہ "استیر" کو اس سازش کا علم ہوگیا۔ "ہامان" کی تدبیر ناکام رہی' یہ ہامان' فرعون کے وزیر کے علاوہ دوسرا ہامان ہے۔ ساتواں روزہ ستمبر کی تیسری تاریخ کا ہے' اس تاریخ کو یہودیوں کے آخری سربراہ جدلین قید کے بعد قتل کردیئے گئے تھے۔ دسواں روزہ وہ ہے جو یروشلم پر حصار ڈالنے کے واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ یہودی یہ روزہ جنوری کی دس تاریخ کو رکھتے ہیں' اس کے علاوہ یہودی کئی مستحب روزے رکھتے ہیں جن کا تعلق ان کے بزرگوں کی وفات کے دن سے ہے' جیسے موسیٰ علیہ السلام' ہارون علیہ السلام یا وہ شہداء جو دین کی خدمت میں شہید ہوئے' اس طرح روزوں کی تعداد پچیس تک پہنچ جاتی ہے۔

روزہ اسلام میں:

اسلام نے لوٹ کر آنے والے روزوں کی کئی قسمیں کی ہیں' کچھ روزے سال میں ایک مرتبہ رکھے جاتے ہیں' کچھ روزے مہینہ میں ایک مرتبہ رکھے جاتے ہیں اور کچھ روزے ہفتہ' ہفتہ رکھے جاتے ہیں' ان اقسام میں سے جو روزہ رمضان میں رکھا جاتا ہے' وہ فرض ہے' ہر ہفتہ' پیر اور جمعرات کے دن جو روزہ رکھا جاتا ہے' یہ روزہ مستحب ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پیر اور جمعرات کے دن روزہ سے ہوتے تھے' ماہ رجب کے ابتدائی تین دنوں میں روزہ رکھنا مستحب ہے' تین دنوں کا روزہ مقید نہیں ہے' بلکہ اس مہینے میں زیادہ روزے رکھنا بھی مستحب ہے' ماہ شعبان کی پندرہ تاریخ کو اور اس ماہ کے دوسرے روز رکھنا مستحب ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان کی طرح کسی دوسرے مہینہ میں زیادہ روزے رکھے ہوں۔

ماہ شوال کے چھ روزے جو شوال کی دوسری تاریخ سے شروع ہوتے ہیں' مستحب ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جس نے ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اس کے ساتھ ماہ شوال کے چھ روزے رکھے' گویا اس نے سال بھر کے روزے رکھ لئے' ماہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو جو یوم عرفہ ہے' روزہ رکھنا مستحب ہے' لیکن یہ روزہ ان لوگوں کے لئے ہے جو حج میں نہ ہوں' حاجی کے لئے' جو عرفات میں ہے' اس دن کا روزہ رکھنا منع ہے۔ محرم کے مہینہ کا روزہ رکھنا مستحب ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رمضان کے روزے کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ مہینہ جسے تم محرم کے نام سے پکارتے ہو۔ ہر چاند کے ماہ کی تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ مستحب ہے۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم ہر مہینہ کے ایام بیض تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان دنوں کے روزے سال بھر کے روزوں کا ثواب رکھتے ہیں۔ ان دنوں کو ایام بیض اس لئے کہتے ہیں کہ ان دنوں میں چاند پورا روشن ہوجاتا ہے۔ اسی طرح ماہ

محرم کی نویں' دسویں اور گیارہویں تاریخ کا روزہ مستحب ہے۔

روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی ایک جماعت کو مدینہ منورہ میں دیکھا کہ وہ یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روزہ کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے کہا: ہم یہ روزہ اس دن کی یاد میں رکھتے ہیں جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون اور اس کے فریب سے نجات دی تھی اور ان کے لئے مصر سے ہجرت کو آسان کردیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے مقابلہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق کے زیادہ سزاوار ہیں اور میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس روزہ سے روزہ دار کے گزشتہ سال کے گناہوں کا کفارہ کردیں گے۔ آپؐ نے اس دن کا روزہ رکھا اور مسلمانوں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کے لئے فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ یہودیوں کی مخالفت فرماتے تھے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دسویں تاریخ کے ساتھ نویں تاریخ کا روزہ بھی شامل کرلیا جائے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور یہ روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تو لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! یہ وہ روزہ ہے جس کی یہود اور نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انشاء اللہ! آئندہ ہم نویں تاریخ کا روزہ بھی رکھیں گے۔ راوی کہتا ہے کہ آئندہ سال نہیں آیا کیونکہ دوسرے سال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تھا۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ سے ایک دن قبل اور ایک دن بعد مباح فرمایا تھا تاکہ یہود کی پوری مخالفت ہوجائے۔ علامہ ابن قیمؒ نے عاشورہ کے متعلق جتنی احادیث وارد ہیں' ان کے متعلق یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ اوّل بہتر یہ ہے کہ عاشورہ سے قبل اور بعد کا روزہ رکھ لیا جائے' دوسری صورت میں نویں اور دسویں تاریخ کا روزہ رکھا جائے' تیسری صورت یہ ہے کہ محرم کے پورے دس روزے رکھے جائیں۔

یہود کے روزوں کے اوقات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کے عاشورہ کا روزہ ہمیشہ دسویں محرم کو نہیں پڑتا تھا۔ صرف اس سال اس روزہ کا وقوع دسویں محرم کو ہوگیا تھا جس کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے کیونکہ یہود کی جنتری کا تعلق عیسوی جنتری سے ہے جو اسلامی جنتری سے مختلف ہے' عاشورہ کے روزہ کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ عاشورہ کا روزہ جاہلی عرب سے تعلق رکھتا ہے اور یہود کے روزے سے اس کا تعلق نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: عاشورہ کے دن قریش جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہ روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں بھی یہ روزہ رکھا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو بھی اس روزہ کا حکم فرمایا۔ جب رمضان شریف کا روزہ فرض ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چاہے اس تاریخ کا روزہ رکھے یا اسے ترک کردے۔

مسلمانوں کے کچھ فرقوں نے روزہ کی کچھ اقسام کو اجتماعی حالات کے ساتھ وابستہ کردیا ہے۔ وہ ان دنوں انہی حالات کی مناسبت سے واقعات کی یاد میں روزہ رکھتے ہیں۔ کچھ لوگ ماہ محرم کی شروع تاریخ کے دس روزے رکھتے ہیں' رات کا قیام کرتے ہیں۔ درود اوراد پڑھتے ہیں' بدن کو تکلیف دیتے ہیں' وہ یہ سب کچھ اہل بیت کی یاد میں کرتے ہیں جنہوں نے کربلا میں شہادت پائی۔ مسلمان فقہاء کے نزدیک نبی' شہید اور کسی نیک شخص کی یاد میں کسی قسم کا روزہ نہ واجب ہے اور نہ ہی مستحب۔

اسلامی روزوں سے ہٹ کر وہ روزے جو تکرار کے ساتھ آتے ہیں' ان کی دو قسمیں ہیں' پہلی قسم کا تعلق اجتماعی حالات سے ہے' دوسری قسم کا تعلق موسمی حالات سے ہے' لیکن وہ قسم جس کا تعلق اجتماعی حالات سے ہے وہ روزوں کی اہم قسم ہے' ان کی اہمیت زیادہ ہے اور یہ روزے تعداد میں زیادہ ہیں' اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ ان روزوں کا تعلق زندگی کے اہم واقعات سے ہے۔ ان روزوں سے ذہن میں گزشتہ واقعات کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔ یہ روزے اکثر آسمانی مذاہب میں پائے جاتے ہیں' اگرچہ ان روزوں کی شرعی حکمت واقعات کے مقابلہ میں زیادہ اہمیت رکھتی ہے' تاہم ان روزوں کو متعلقہ واقعات سے منسوب کیا جاتا ہے۔ دوسری قسم کے روزے جن کا تعلق موسمی حالات سے ہے' اصحاب علم نے ان روزوں کے اسباب میں مختلف آرا کا تذکرہ کیا ہے۔ کسی نے اسے ستارہ پرستی کے مظاہر سے وابستہ کیا ہے اور کسی نے چاند وسورج کو عظمت کا نشان تسلیم کرکے روزوں کا ان سے عقیدت کا رشتہ جوڑ دیا ہے۔ انسانی فکروخیال میں روزوں کی یہ شکل اور ترویج کا ابتدائی نقطہ یوں رونما ہوا کہ انسان نے جب کائنات پر نظر ڈالی تو اسے بہت سی چیزیں اپنے سے زیادہ قوی نظر آئیں جن کے سامنے اسے اپنی کمزوری کا احساس کرنا پڑا' پھر اسی احساس کے پیش نظر انسان نے روزے کے مختلف ڈھنگ اختیار کئے جن میں تزکیہ نفس کم اور جسمانی ریاضت کا تصور زیادہ تھا۔

☆☆..........☆☆

آدابِ رمضان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

ماہ رمضان کی فضیلت:

ارشاد خداوندی ہے:

''ماہ رمضان ہے جس میں قرآن مجید بھیجا گیا' جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے (ذریعہ) ہدایت ہے اور واضح الدلالت ہے' منجملہ ان کتب کے جو (ذریعہ) ہدایت (بھی) ہیں اور (حق و باطل میں) فیصلہ کرنے والی بھی ہیں۔ سو جو شخص اس ماہ میں موجود ہو' اس کو ضرور اس (ماہ) میں روزہ رکھنا چاہئے' اور جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو' تو دوسرے ایام کا (اتنا ہی) شمار (کرکے ان میں روزہ) رکھنا (اس پر واجب) ہے۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے ساتھ (احکام میں) آسانی کرنا منظور ہے اور تمہارے ساتھ (احکام وقوانین مقرر کرنے میں) دشواری منظور نہیں' اور تاکہ تم لوگ (ایام ادا یا قضا کے) شمار کی تکمیل کرلیا کرو (تاکہ ثواب میں کمی نہ رہے)' لہٰذا تم لوگ اللہ تعالیٰ کی بندگی (وثنا) بیان کیا کرو اس پر کہ تم کو (ایک ایسا) طریقہ بتلادیا (جس سے تم برکات وثمرات رمضان سے محروم نہ رہوگے) اور (عذر سے خاص رمضان میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت اس لئے دے دی) تاکہ تم لوگ (اس نعمت آسانی پر اللہ کا) شکر ادا کیا کرو۔'' (البقرہ:۱۸۵)

احادیث مبارکہ:

☆...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے' اور ایک اور روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے) کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہوجاتے ہیں اور شیاطین پابند سلاسل کردیئے جاتے ہیں۔ (بخاری ومسلم)

☆...... ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر رمضان کا مبارک مہینہ آیا ہے' اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے' اس میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں' اور سرکش شیطان قید کردیئے جاتے ہیں' اس میں اللہ کی (جانب سے) ایک ایسی رات (رکھی گئی) ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے' جو شخص اس کی خیر سے محروم رہا' وہ محروم ہی رہا۔ (احمد' نسائی' مشکوٰۃ)

☆...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کی خاطر جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے سال کے سرے سے اگلے سال تک' پس جب رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے (جو) جنت کے پتوں سے (نکل کر) جنت کی حوروں پر (سے گزرتی ہے) تو وہ کہتی ہیں: اے ہمارے رب! اپنے بندوں میں سے ہمارے ایسے شوہر بنا جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان کما فی مشکوٰۃ و رواہ الطبرانی فی الکبیر و الاوسط کما فی المجمع الزوائد ص۱۴۲ ج۳)

☆...... حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے خود سنا ہے کہ: یہ رمضان آچکا ہے' اس میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں' دوزخ کے دروازے بند ہوجاتے ہیں' اور شیاطین کو طوق پہنادیئے جاتے ہیں' ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی بخشش نہ ہو' جب اس مہینے میں بخشش نہ ہوئی تو کب ہوگی؟ (رواہ الطبرانی فی الاوسط' و فیہ الفضل بن عیسیٰ الرقاشی و ہو ضعیف کما فی مجمع الزوائد ص۱۴۳ ج۳)

روزے کی فضیلت:

☆...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: جس نے ایمان کے جذبے سے اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا' اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہوگئی۔ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نیک) عمل جو آدمی کرتا ہے تو (اس کے لئے عام قانون یہ ہے کہ) نیکی دس سے لے کر سات سوگنا تک بڑھائی جاتی ہے' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: مگر روزہ اس (قانون) سے مستثنیٰ ہے (کہ اس کا ثواب ان اندازوں سے عطا نہیں کیا جاتا) کیونکہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا (بے حد و حساب) بدلہ دوں گا (اور روزے کے میرے لئے ہونے کا سبب یہ ہے کہ) وہ اپنی خواہش اور کھانے (پینے) کو محض میری (رضا) کی خاطر چھوڑتا ہے' روزے دار کے لئے دو فرحتیں ہیں' ایک فرحت افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی' اور روزے دار کے منہ کی بو (جو خلو معدہ کی وجہ سے آتی ہے) اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک (وعنبر) سے زیادہ خوشبودار ہے' الخ۔ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

☆......حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کرتے ہیں' یعنی قیامت کے دن کریں گے' روزہ کہتا ہے: اے رب! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے سے' دیگر خواہشات سے روکے رکھا' لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے' اور قرآن کہتا ہے کہ میں نے اس کو رات کی نیند سے محروم رکھا (کہ رات کی نماز میں قرآن کی تلاوت کرتا تھا)' لہٰذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمایئے' چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ (بیہقی شعب الایمان' مشکوٰۃ)

رویت ہلال:

☆......حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان (کی تاریخوں) کی جس قدر نگہداشت فرماتے تھے' اس قدر دوسرے مہینوں کی نہیں (کیونکہ شعبان کے اختتام پر رمضان کے آغاز کا مدار ہے)' پھر رمضان کا چاند نظر آنے پر روزہ رکھتے تھے' اور اگر مطلع ابرآلود ہونے کی وجہ سے (۲۹/شعبان کو چاند) نظر نہ آتا تو (شعبان کے) تیس دن پورے کرکے روزہ رکھتے تھے۔ (ابوداؤد' مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کی خاطر شعبان کے چاند کا اہتمام کیا کرو۔ (ترمذی' مشکوٰۃ)

☆......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو' کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

☆......حضرت عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے (کہ اہل کتاب کو سو جانے کے بعد کھانا پینا ممنوع تھا' اور ہمیں صبح صادق کے طلوع ہونے سے پہلے تک اس کی اجازت ہے)۔ (مسلم' مشکوٰۃ)

غروب کے بعد افطار میں جلدی کرنا:

☆......حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ (غروب کے بعد) افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دین غالب رہے گا' جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے' کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ' مشکوٰۃ)

روزہ کس چیز سے افطار کیا جائے:

☆......سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے' کیونکہ وہ برکت ہے' اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرلے' کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی' مشکوٰۃ)

☆......حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے' اور اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک خرما کے چند دانوں سے افطار فرماتے تھے' اور اگر وہ بھی میسر نہ آتے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔

افطار کی دعا:

☆......ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے:

”ذهب الظمأ و ابتلت العروق و ثبت الاجر انشاء اللّٰه“

ترجمہ:...... ”پیاس جاتی رہی' انتڑیاں تر ہوگئیں اور اجر انشاء اللہ ثابت ہوگیا۔“

☆......حضرت معاذ بن زہرہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

”اللّٰھم لک صمت و علی رزقک افطرت“

ترجمہ:......”اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا‘ اور تیرے رزق سے افطار کیا۔“ (ابوداؤد مرسلاً مشکوٰۃ)

☆......حضرت عمر بن خطابؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا گیا کہ: رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے‘ اور اس مہینے میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا بے مراد نہیں رہتا۔ (رواہ الطبرانی فی اوسط‘ و فیہ ھلال بن عبدالرحمن و ھو ضعیف کما فی المجمع ص۱۴۳ ج۳)

☆......حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک رمضان کے ہر دن‘ رات میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے بہت سے لوگ (دوزخ) سے آزاد کئے جاتے ہیں‘ اور ہر مسلمان کی دن‘ رات میں ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ (رواہ البزار و فیہ ابان بن عیاش و ھو ضعیف الزاوئد ص:۱۴۳ ج۳)

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص کی دعا رد نہیں ہوتی: (۱) روزے دار کی یہاں تک کہ افطار کرے‘ (۲) حاکم عادل کی اور (۳) مظلوم کی‘ اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں‘ اور رب تعالیٰ فرماتے ہیں: میری عزت کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا‘ خواہ کچھ مدت کے بعد کروں۔ (احمد‘ ترمذی‘ ابن حبان‘ مشکوٰۃ‘ ترغیب)

ایک جامع دعا:

”اللّٰھم انی اسئلک برحمتک التی وسعت کل شیٔ ان تغفرلی.“ (بیہقی‘ ترغیب)

ترجمہ:......”اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں آپ کی اس رحمت کے طفیل جو ہر چیز پر حاوی ہے‘ کہ میری بخشش فرمادیجئے۔“

رمضان کا آخری عشرہ:

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں ایسی عبادت و محنت کرتے تھے جو دوسرے اوقات میں نہیں ہوتی۔ (صحیح مسلم‘ مشکوٰۃ)

☆......حضرت عائشہؓ ہی سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لنگی مضبوط باندھ لیتے (یعنی کمر ہمت چست باندھ لیتے) خود بھی شب بیدار رہتے اور اپنے گھر کے لوگوں کو بھی بیدار رکھتے۔ (بخاری و مسلم‘ مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر:

☆......حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک یہ مہینہ تم پر آیا ہے‘ اور اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے‘ جو شخص اس رات سے محروم رہا‘ وہ ہر خیر سے محروم رہا‘ اور اس کی خیر سے کوئی شخص محروم نہیں رہے گا سوائے بدقسمت اور حرمان نصیب کے۔“ (ابن ماجہ‘ و اسنادہ حسن‘ انشاء اللّٰہ‘ ترغیب)

☆......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔“ (صحیح بخاری‘ مشکوٰۃ)

☆......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب لیلۃ القدر آتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں اور ہر بندہ جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو (اس میں تلاوت‘ تسبیح و تہلیل اور نوافل سب شامل ہیں‘ الغرض کسی طرح سے ذکر و عبادت میں مشغول ہو) اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ (بیہقی‘ شعب الایمان‘ مشکوٰۃ)

لیلۃ القدر کی دعا:

☆......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ فرمائیے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ یہ لیلۃ القدر ہے تو کیا پڑھا کروں؟ فرمایا: یہ دعا پڑھا کر:

”اللّٰھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی“

(احمد‘ ترمذی‘ ابن ماجہ‘ مشکوٰۃ)

ترجمہ:......”اے اللہ! آپ بہت ہی معاف کرنے والے ہیں‘ معافی کو پسند فرماتے ہیں‘ پس مجھ کو بھی معاف کر دیجئے۔“

بغیر کسی عذر کے رمضان کا روزہ نہ رکھنا:

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بغیر عذر اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دیا تو خواہ ساری عمر روزے رکھتا رہے‘ وہ اس کے تلافی نہیں کر سکتا‘ (یعنی دوسرے وقت میں روزہ

رکھنے سے اگرچہ فرض ادا ہوجائے گا' مگر رمضان المبارک کی برکت و فضیلت کا حاصل کرنا ممکن نہیں)۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی' بخاری فی ترجمہ باب مشکوٰۃ)

رمضان کے چار عمل:

☆......حضرت سلمان فارسیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں چار چیزوں کی کثرت کیا کرو' دو باتیں تو ایسی ہیں کہ تم ان کے ذریعہ اپنے رب کو راضی کروگے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ تم ان سے بے نیاز نہیں ہوسکتے: پہلی دو باتیں جن کے ذریعہ تم اللہ تعالیٰ کو راضی کروگے' یہ ہیں: لا الٰہ الا اللہ کی گواہی دینا اور استغفار کرنا' اور وہ دو چیزیں' جن سے تم بے نیاز نہیں' یہ ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو' اور جہنم سے پناہ مانگو۔ (ابن خزیمہ' ترغیب)

تراویح:

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے ایمان کے جذبہ اور ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا' اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے' اور جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا' ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے' اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے گئے' اور جس نے لیلۃ القدر میں قیام کیا ایمان کے جذبے اور ثواب کی نیت سے' اس کے پہلے گناہ بخش دیئے گئے۔'' (بخاری و مسلم' مشکوٰۃ)

ایک اور روایت میں ہے کہ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ (نسائی' ترغیب)

اعتکاف:

حضرت حسینؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے رمضان میں (آخری) دس دن کا اعتکاف کیا' اس کو دو حج اور دو عمرے کا ثواب ہوگا۔'' (بیہقی' ترغیب)

☆......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کی خاطر ایک دن کا بھی اعتکاف کیا' اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان ایسی تین خندقیں بنادیں گے کہ ہر خندق کا فاصلہ مشرق و مغرب سے زیادہ ہوگا۔'' (طبرانی اوسط' بیہقی' حاکم' ترغیب)

روزہ افطار کرانا:

☆......حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا' یا کسی غازی کو سامان جہاد دیا' اس کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔ (بیہقی' شعب الایمان' بغوی' شرح السنۃ' مشکوٰۃ)

رمضان میں قرآن کریم کا دور اور جود و سخا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جود و سخا میں تمام انسانوں سے بڑھ کر تھے اور رمضان المبارک میں جبکہ جبریل علیہ السلام آپؐ کے پاس آتے تھے' آپ کی سخاوت بہت ہی بڑھ جاتی تھی' جبریل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپؐ کے پاس آتے تھے' پس آپؐ سے قرآن کریم کا دور کرتے تھے' اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیاضی و سخاوت اور نفع رسانی میں باد رحمت سے بھی بڑھ کر ہوتے تھے۔ (صحیح بخاری)

روزہ دار کے لئے پرہیز:

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: جس شخص نے (روزے کی حالت میں) بے ہودہ باتیں (مثلاً غیبت' بہتان' تہمت' گالم گلوچ' لعن طعن' غلط بیانی وغیرہ) اور گناہ کا کام نہیں چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔ (بخاری' مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتنے ہی روزے دار ہیں کہ ان کو اپنے روزے سے سوائے (بھوک) پیاس کے کچھ حاصل نہیں (کیونکہ وہ روزے میں بھی بدگوئی' بدنظری اور بدعملی نہیں چھوڑتے) اور کتنے ہی (رات کے تہجد میں) قیام کرنے والے ہیں جن کو اپنے قیام سے ماسوا جاگنے کے کچھ حاصل نہیں۔ (دارمی' مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: روزہ ڈھال ہے (کہ نفس و شیطان کے حملے سے بھی بچاتا ہے' اور گناہوں سے بھی باز رکھتا ہے اور قیامت میں دوزخ کی آگ سے بھی بچائے گا)' پس جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو نہ تو ناشائستہ بات کرے' نہ شور مچائے' پس اگر کوئی شخص اس سے گالم گلوچ کرے یا لڑائی جھگڑا کرے تو (دل میں کہے یا زبان سے اس کو) کہہ دے کہ: میں روزے سے ہوں (اس لئے تجھ کو جواب نہیں دے سکتا کہ روزہ اس سے مانع ہے)۔ (بخاری' مسلم' مشکوٰۃ)

☆......حضرت ابوعبیدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو پھاڑے نہیں۔ (نسائی' ابن خزیمہ' بیہقی' ترغیب)

اور ایک روایت میں ہے کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ ڈھال کس چیز سے پھٹ جاتی ہے؟ فرمایا: جھوٹ اور غیبت سے۔ (طبرانی الاوسط' عن ابی ہریرہؓ' ترغیب)

☆......حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کا روزہ رکھا' اور اس کی حدود کو پہچانا' اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے' ان سے پرہیز کیا' تو یہ روزہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ (صحیح ابن حبان' بیہقی' ترغیب)

دوعورتوں کا قصہ:

حضرت عبیدؓ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزادشدہ غلام' کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ: یہاں دوعورتوں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور وہ پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب پہنچ گئی ہیں' آپؐ نے سکوت اور اعراض فرمایا' اس نے دوبارہ عرض کیا' (غالباً دوپہر کا وقت تھا) کہ: یا رسول اللہ! بخدا! وہ تو مرچکی ہوں گی یا مرنے کے قریب ہوں گی۔ آپؐ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا' اور ایک سے فرمایا کہ: اس میں قے کرے' اس نے خون' پیپ اور تازہ گوشت وغیرہ کی قے کی' جس سے آدھا پیالہ بھر گیا' پھر دوسری کو قے کرنے کا حکم فرمایا' اس کی قے میں بھی خون' پیپ' اور گوشت نکلا' جس سے پیالہ بھر گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ: انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں سے تو روزہ رکھا اور حرام کی ہوئی چیزوں سے خراب کرلیا کہ ایک دوسری کے پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں (یعنی غیبت کرنے لگیں)۔ (مسند احمد ص:۴۳۰ ج ۵' مجمع الزوائد ص:۱۷۱ ج۳)

روزے کے درجات:

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی قدس سرہ فرماتے ہیں:

"روزے کے تین درجات ہیں:

(۱) عام (۲) خاص (۳) خاص الخاص۔

عام روزہ تو یہی ہے کہ شکم اور شرم گاہ کے تقاضوں سے پرہیز کرے' جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے' اور خاص روزہ یہ ہے کہ کان' آنکھ' زبان' ہاتھ' پاؤں اور دیگر اعضاء کو گناہوں سے بچائے' یہ صالحین کا روزہ ہے' اور اس میں چھ باتوں کا اہتمام لازم ہے:

اوّل:

آنکھ کی حفاظت کہ آنکھ کو ہر مذموم و مکروہ اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز سے بچائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے' پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظر بد کو ترک کردیا' اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی حلاوت (شیرینی) اپنے دل میں محسوس کرے گا (رواہ الحاکم ص ۳۱۴ ج ۴ و صححہ من حدیث حذیفہ رضی اللّٰہ عنہ و تعقبہ الذھبی فقال واسحاق واہ عبدالرحمن ھوالواسطی ضعفوہ' ورواہ الطبرانی من حدیث عبداللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ' قال الھیثمی' وفیہ عبداللّٰہ بن اسحاق الواسطی وھو ضعیف' مجمع الزوائد ص ۶۳' ج ۳)

دوم:

زبان کی حفاظت کہ بے ہودہ گوئی' جھوٹ' غیبت' چغلی' جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے اسے محفوظ رکھے' اسے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر و تلاوت میں مشغول رکھے' یہ زبان کا روزہ ہے۔ سفیان ثوریؒ کا قول ہے کہ غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے' مجاہدؒ کہتے ہیں کہ غیبت اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے' اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ روزہ ڈھال ہے' پس جب تم میں کسی کا روزہ ہو تو نہ کوئی بے ہودہ بات کرے' نہ جہالت کا کوئی کام کرے' اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے جھگڑے یا اسے گالی دے تو کہہ دے کہ: میرا روزہ ہے۔ (صحاح)

سوم:

کان کی حفاظت کہ حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے پرہیز رکھے' کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے' اس کا سننا بھی حرام ہے۔

چہارم:

بقیہ اعضاء کی حفاظت کہ ہاتھ' پاؤں اور دیگر اعضاء کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھے' اور افطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے' کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا اور شام کو حرام چیز سے روزہ کھولا۔

پنجم:

افطار کے وقت حلال کھانا بھی اس قدر نہ کھائے کہ ناک تک آجائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں' جس کو آدمی

بھرے۔ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ والحکم من حدیث مقدام بن معدیکربؓ)۔
اور جب شام کو دن بھر کی ساری کسر پوری کرلی تو روزہ سے شیطان کو مغلوب کرنے اور نفس کی شہوانی قوت توڑنے کا مقصد کیونکر حاصل ہوگا؟

ششم:

افطار کے وقت اس کی حالت خوف ورجا کے درمیان مضطرب رہے کہ نہ معلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوا یا مردود؟ پہلی صورت میں یہ شخص مقرب بارگاہ بن گیا اور دوسری صورت میں مطرود ومردود ہوا‘ یہی کیفیت ہر عبادت کے بعد ہونی چاہئے۔

اور خاص الخاص روزہ یہ ہے کہ دنیوی افکار سے قلب کا روزہ ہو‘ اور ماسوا اللہ سے اس کو بالکل ہی روک دیا جائے‘ البتہ جو دنیا کہ دین کے لئے مقصود ہو‘ وہ تو دنیا ہی نہیں‘ بلکہ توشہ آخرت ہے۔ بہرحال ذکر الٰہی اور فکر آخرت کو چھوڑ کر دیگر امور میں قلب کے مشغول ہونے سے یہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے‘ ارباب قلوب کا قول ہے کہ دن کے وقت کاروبار کی اس واسطے فکر کرنا کہ شام کو افطاری مہیا ہوجائے‘ یہ بھی ایک درجہ کی خطا ہے‘ گویا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رزق موعود پر اس شخص کو وثوق اور اعتماد نہیں‘ یہ انبیاؑ‘ صدیقین اور مقربین کا روزہ ہے۔“

(احیأ العلوم ص ۱۶۸‘۱۶۹ ج ۲ ملخصاً)

☆☆..................☆☆

عقیدۂ ختم نبوت پر مبنی لٹریچر پر پابندی کی مذمت

ملتان (پ ر) قادیانیوں کے ایماء پر اسلامی عقائد وتعلیمات اور تردیدِ قادیانیت پر مشتمل کتب و رسائل پر پابندی ناقابل برداشت ہے۔ حکومت فوری طور پر ان رسائل پر پابندی کا فیصلہ واپس لے‘ یہ فیصلہ قادیانیت کو تقویت پہنچانے کے لئے نافذ کیا گیا ہے۔ حکومت میں موجود قادیانی نواز عناصر اسلام کے خلاف محاذ کھول چکے ہیں۔ قادیانی لٹریچر ملک میں کھلے بندوں مل جاتا ہے‘ لیکن عقیدۂ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے حوالے سے شائع کردہ اسلامی لٹریچر پر بے جا پابندی عائد کی جارہی ہیں۔ قادیانیوں کی اس سازش کو بھی ختم کرکے دم لیں گے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم‘ نائب امیر مرکزیہ حضرت اقدس سیّد نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم‘ ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری‘ مولانا اللہ وسایا‘ مولانا محمد اکرم طوفانی اور مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے شائع ہونے والے رسائل پر حکومتی پابندی کی شدید مذمت کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام اور انبیائے کرام کی توہین پر مشتمل کتابیں‘ لٹریچر اور سی ڈیز کی خرید وفروخت پر پابندی عائد کرنے کی بجائے عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے حوالے سے شائع ہونے والے لٹریچر پر پابندی ناقابل فہم ہے۔ بادی النظر میں اس کی وجہ صرف حکومت میں موجود قادیانی گماشتوں کی اسلامی تعلیمات کو ملک میں پھیلنے سے روکنے کے لئے کی جانے والی کوششیں ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت‘ ناموس رسالت‘ جہاد اور دیگر اسلامی عقائد و احکامات کو ملک سے مٹانے اور مذہب کو دیس نکالا دینے کی سازشیں ناکام بنادی جائیں گی۔ قادیانیوں کو ایک مرتبہ پھر منہ کی کھانا پڑے گی۔ حکومت کو اپنا فیصلہ واپس لینے پر مجبور ہونا پڑے گا‘ ورنہ ایسی ملک گیر تحریک اٹھے گی جو قادیانیوں اور ان کے سرپرستوں کو ان کے منطقی انجام تک پہنچا کر ہی دم لے گی۔

دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے رہنماؤں علامہ احمد میاں حمادی‘ مولانا سعید احمد جلال پوری‘ قاضی احسان احمد‘ مفتی محمد طاہر مکی‘ محمد انور رانا اور دیگر نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق قرآن وحدیث پر مبنی لٹریچر پر پابندی لگانے سے حکومت کے خلاف عوامی نفرت میں اضافہ ہوگا۔ افسوس کہ اسلام دشمنی پر مشتمل قادیانی لٹریچر پر ایسی کوئی پابندی نہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت کے خلاف لٹریچر میں سپریم کورٹ کے فیصلوں کی روشنی میں قادیانیوں کے عقائد وعزائم کا پردہ چاک کیا جاتا ہے۔ یہ لٹریچر ہرگز فرقہ واریت پر مشتمل نہیں ہوتے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اتحاد امت کی داعی ہے۔ اس لئے حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ فوری طور پر متعلقہ لٹریچر پر سے پابندی اٹھائی جائے اور قادیانیوں کے اسلام دشمن‘ پاکستان دشمن اور گستاخانہ لٹریچر پر پابندی عائد کی جائے۔

مصارف ومسائلِ زکوٰۃ

☆......مسلمان فقیر‘ مسکین جو کہ ہاشمی نہ ہو‘ اس کے پاس گزر اوقات کے لئے ضروریاتِ زندگی‘ روٹی‘ مکان اور کپڑے کا انتظام تو ہو‘ لیکن ضرورت کی حد تک نہ ہو اور اس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کی مالیت کے بقدر سونا‘ نقد رقم‘ مال تجارت اور ضرورت سے زائد سامان نہ ہو۔

☆......قرض دار آدمی جس کے پاس قرض ادا کرنے کی کوئی سبیل نہیں ہے۔

☆...... وہ نادار نومسلم جن کی دلجوئی کرنا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے۔

☆...... وہ مسافر جس کے پاس ضرورت پوری کرنے کی رقم نہیں اور نہ ہی ضرورت پوری کرنے کے لئے اپنے وطن سے رقم منگوانے کی کوئی صورت ہو۔

☆......غلام آزاد کرنے میں۔

☆......وہ مجاہد جو اپنے فقر و ناداری کی بنا پر جہاد سے رک گیا ہو‘ یا وہ حاجی جس کے اخراجات ختم ہوجانے یا ضائع ہوجانے کی بنا پر حج کرکے واپس نہ آسکتا ہو‘ یا حج کے راستے ہی میں رک گیا ہو۔

☆......زکوٰۃ کے یہ مصارف ہیں‘ اس کے علاوہ کسی اور جگہ زکوٰۃ کی رقم لگانا درست نہیں۔

☆......کسی غیر مسلم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

☆......لہٰذا جن مدارس عربیہ یا جن اداروں‘ انجمنوں اور ٹرسٹوں کے پاس مذکورہ بالا مصارف میں زکوٰۃ‘ فطرہ و دیگر صدقات واجب خرچ کرنے کا انتظام اور اہتمام ہے‘ ان مدارس عربیہ یا اداروں اور انجمنوں میں زکوٰۃ کا جمع کرنا جائز ہوگا۔

☆...... جن مدارس‘ اداروں‘ انجمنوں اور ٹرسٹوں کے پاس مذکورہ بالا مصارف میں زکوٰۃ ادا کرنے اور خرچ کرنے کا انتظام اور اہتمام نہیں ہے ان مدارس‘ اداروں اور انجمنوں میں زکوٰۃ‘ صدقہ فطر اور اسی طرح دوسرے صدقات واجبہ کا دینا جائز نہیں‘ اگر کسی نے ایسے اداروں میں زکوٰۃ دی تو اس کی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

☆......زکوٰۃ مستحق اور نادار اشخاص و افراد کو اس کا مالک بنادینے سے ادا ہوتی ہے۔

☆......اس لئے اسکول‘ کالج‘ ہسپتال‘ مساجد‘ پُل‘ سڑک کی تعمیر اور ان رفاہی کاموں میں جہاں پر شخصی تملیک نہیں ہوتی‘ زکوٰۃ دینا جائز نہیں‘ ایسی جگہ زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

☆...... زکوٰۃ کی رقم سے مساجد کے ائمہ‘ ملازمین‘ مدارس کے اساتذہ و ملازمین‘ ہسپتالوں کے ڈاکٹر اور دیگر عملہ کی تنخواہ دینا بھی جائز نہیں۔

☆......مستحق مریضوں کو دواؤں‘ ڈاکٹر کی فیس وغیرہ کے لئے انہیں زکوٰۃ کی رقم بھی دی جاسکتی ہے اور زکوٰۃ کی مد میں دوائیاں بھی۔

☆......زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ کی رقم یا اشیاء اپنے اصول یعنی ماں‘ باپ‘ دادا‘ دادی‘ نانا‘ نانی اور اس سے اوپر والوں کو نہیں دے سکتا‘ اسی طرح اپنے فروع یعنی اولاد‘ اولاد کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا‘ کیونکہ ان لوگوں کی کفالت‘ جب کہ وہ نادار ہوں‘ زکوٰۃ دینے والے پر واجب ہے اور جس کی کفالت واجب ہو‘ اس کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔

☆......اپنے اصول و فروع کے علاوہ دیگر رشتہ داروں کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے‘ مثلاً: چچا اور ان کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو‘ بھائی اور بھائی کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو‘ بہن اور اس کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو‘ خالہ اور اس کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو‘ پھوپھی اور اس کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو‘ ماموں اور اس کی اولاد اور اس سے نیچے والوں کو‘ غرض دیگر سب رشتہ داروں کو جب کہ وہ مستحق ہوں‘ زکوٰۃ دی جاسکتی ہے‘ بلکہ رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینے میں اس لحاظ سے زیادہ ثواب ہے کیونکہ اس میں صلہ رحمی پائی جاتی ہے۔

☆......دین اور دینی علوم پڑھنے اور پڑھانے والے مستحق لوگوں کو زکوٰۃ و دیگر صدقات دینے کا سب سے زیادہ ثواب ہے‘ ایک تو مستحق و نادار ہونے کی بنا پر‘ دوسرے دین کی خدمت اور تبلیغ و اشاعت کی بنا پر اور تیسرے تعلیم و تعلم میں مشغول افراد پر خرچ کرنے سے صدقہ جاریہ کا ثواب ملتا ہے۔

☆......زکوٰۃ کی رقم ایک صوبہ سے دوسرے صوبہ یا ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل کرنا بلاکراہت جائز ہے جبکہ دوسرے صوبہ یا دوسرے ملک کے مستحق افراد زیادہ ضرورت مند اور زیادہ محتاج ہوں‘ اس لئے بعض لوگ جو علی الاطلاق دوسرے صوبہ یا دوسرے ملک میں زکوٰۃ کی منتقلی کو مکروہ سمجھتے ہیں‘ ان کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔

☆☆..................☆☆

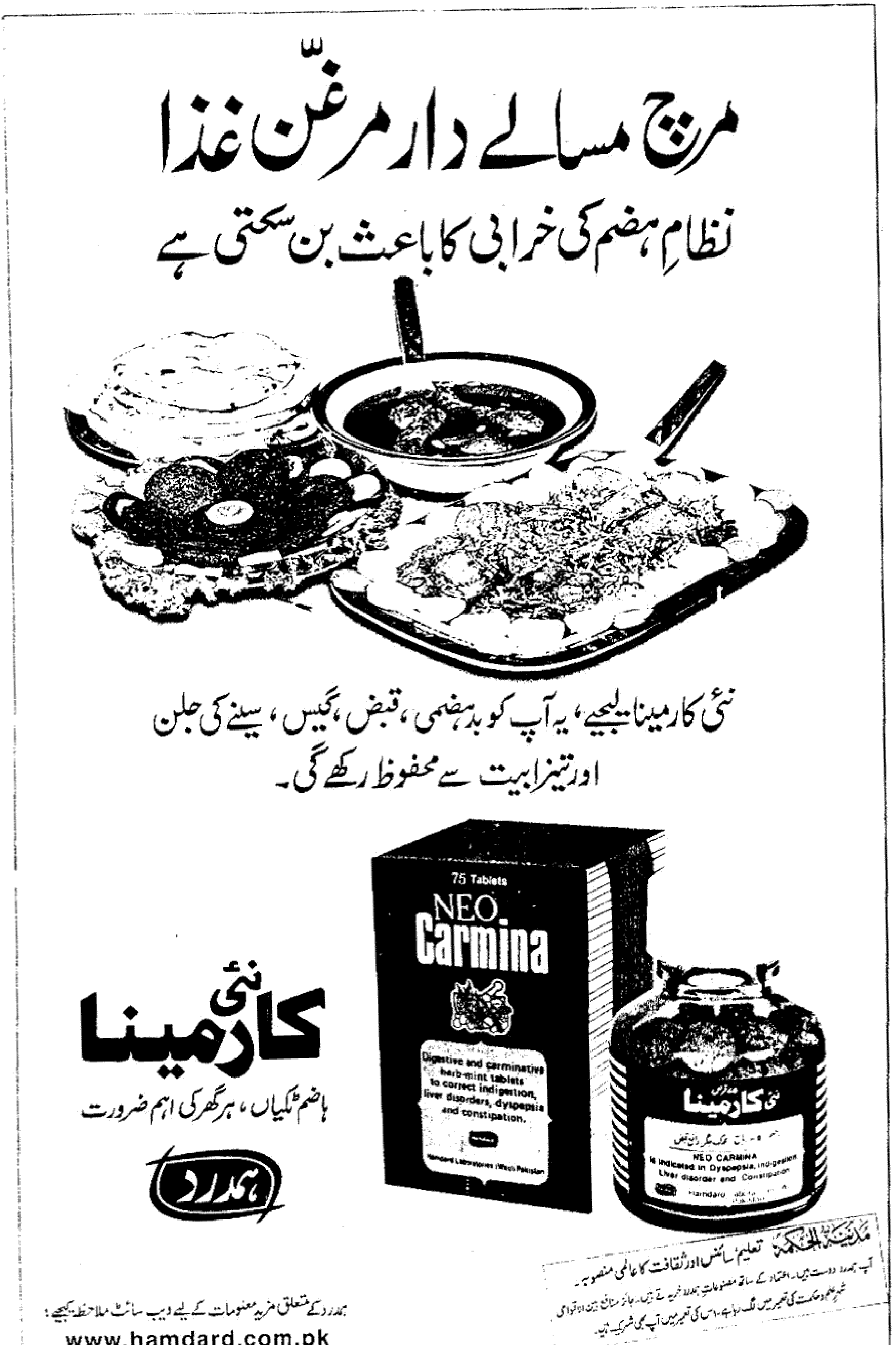
مرچ مسالے دار مرغّن غذا
نظامِ ہضم کی خرابی کا باعث بن سکتی ہے
نئی کارمینا لیجیے، یہ آپ کو بدہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن
اور تیزابیت سے محفوظ رکھے گی۔
75 Tablets
NEO Carmina
Digestive and carminative herb-mint tablets to correct indigestion, liver disorders, dyspepsia and constipation.
Hamdard Laboratories (Waqf) Pakistan
نئی کارمینا
NEO CARMINA
is indicated in Dyspepsia, indigestion Liver disorder and Constipation
نئی کارمینا
ہاضم ٹکیاں، ہر گھر کی اہم ضرورت
ہمدرد
مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔
ہمدرد کے متعلق مزید معلومات کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کیجیے:
www.hamdard.com.pk

’’چندہ دو، جنت لو‘‘

قادیانیوں کے ’’مالیاتی نبی‘‘ کی بہشت پر ایک نظر

افتخار احمد

قادیانی گدی نشین مرزا مسرور احمد اینڈ کمپنی روایتی چندوں کے نام پر کافی لوٹ مار کرنے کے بعد اپنی بے وقوف رعایا کا رہا سہا خون نچوڑنے کے لئے وصیت کے نام پر مرنے والوں کا کفن اتارنے کے ساتھ ان کے لواحقین کو بھی بھوکا مارنے کے لئے جنت کا لالچ دے کر نئے جال کے ساتھ شکارگاہ میں اتر چکی ہے۔ آیئے ایک نظر دیکھتے ہیں کہ یہ غلامانہ وصیت درحقیقت ہے کیا؟

مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک خصوصی قبرستان تیار کروایا تھا جس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا اور ساتھ ہی دعا کی کہ:

’’اے میرے قادر خدا! اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے ہو چکے ہیں، جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا ہے کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ ہے کہ ہر ایک قسم کی رحمت اس قبر میں اتاری گئے ہے اس لئے خدا نے میرا دل اس وحی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسی شرائط لگا دی جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہوسکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔‘‘

ان شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ یہاں دفن ہونے والا اپنی کل منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کا دسواں حصہ قادیانی جماعت کو دے گا۔

اب ملاحظہ فرمائیں سورہ نساء کی آیت :۱۱۹

’’اس شیطان کو جسے اللہ نے (اپنی جناب سے) دور کر دیا اور (جس نے) کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ضرور ہی ایک مقررہ حصہ لوں گا۔‘‘

غور طلب بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تو رعایا سے مقررہ حصہ وصول کرنے والوں کو اپنے سے دور کر دیا، تو مرزا غلام احمد قادیانی علی الاعلان مقررہ حصہ لے کر کیسی نبوت کے دعوے دار ہیں؟ لوٹ کھسوٹ کے جدید ڈھنگ کے بانی جو کہ خود کو بانی سلسلہ بھی کہلواتے ہیں، مزید لکھتے ہیں کہ:

’’میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا نے استثناء رکھا ہے، باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت ان کو شرائط کی پابندی لازم ہوگی اور شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔‘‘ (ضمیمہ رسالہ الوصیت روحانی خزائن ج ۲۰ ص ۳۲۷)

مرزا غلام احمد قادیانی نے روپے کے لالچ اور محبت میں یہاں بھی قرآن کی نفی کی۔ اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ آیت ۴۵ میں فرماتا ہے کہ:

’’کیا تم (دوسرے) لوگوں کو تو نیکی کرنے کے لئے کہتے ہو اور اپنے آپ کو فراموش کر دیتے ہو۔‘‘

مندرجہ بالا دونوں اقتباسات میں مرزا غلام احمد قادیانی کی ذہنیت صاف ظاہر ہو رہی ہے کہ نبوت کا ڈھونگ رچانے سے ان کا مقصد محض دوسروں کو لوٹنا تھا، نہ کہ اپنے خاندان کو لٹوانا، اسی لئے وہ کمال ہوشیاری سے ایسی شکایت کرنے والوں کو پہلے ہی منافق قرار دے گئے۔

بانی سلسلہ ’’احمدیہ لوٹ ماریہ‘‘ مرزا غلام احمد قادیانی ضمیمہ رسالہ الوصیت روحانی خزائن صفحہ نمبر ۳۲۷ پر لکھتے ہیں کہ:

’’ایسا گمان کہ کیوں یونہی
عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے
کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے
کس قدر دور از حقیقت ہے‘ اگر یہی
روا ہوتو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ
میں امتحان کی کیوں بنیاد ڈالی؟ وہ
ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ
خبیث اور طیب میں فرق کر دکھلائے‘
اس لئے اب بھی اس نے ایسا ہی
کیا۔‘‘

اب بقول مرزا غلام احمد قادیانی جتنے قادیانی بھی بہشتی مقبرہ سے باہر دفن ہیں‘ وہ سب کے سب خبیث ٹھہرے اور زندگی بھر اپنی آمدنی کا دسواں حصہ اور بعد از مرگ منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کا دسواں حصہ دینے والے طیب بن کر جنت کے حق دار بنے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے تو جنت میں داخل ہونے کے لئے کچھ اور ہی ارشاد فرمایا ہے‘ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کا دسواں حصہ بتا رہے ہیں۔ نبوت کے یہ جعلی دعوے دار یہاں بھی قرآن کی نفی کر رہے ہیں۔

بطور تعارف کسی بھی قادیانی سے یہ پوچھا جاسکتا ہے کہ وہ موصی ہے یا خبیث؟ اس کے تلملانے پر اسے یاد دلایا جاسکتا ہے کہ یہ آپ کے اسی ’’مالیاتی نبی‘‘ کا فرمان ہے جس پر آپ ایمان لائے ہوئے ہیں۔

زمانہ مستقبل میں اگر قادیان اور چناب نگر کے قبرستانوں کے دونوں اطراف ایسے بورڈ دیکھنے میں آئیں جن پر بیت الطیب اور بیت الخبیث لکھا گیا ہو تو کوئی تعجب نہ ہوگا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے تصنیف کردہ رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳۲۴ روحانی خزائن کے جلد ۲۰ پر درج ہے کہ:

’’اگر کوئی صاحب خدانخواستہ
طاعون کی مرض سے فوت ہوں
جنہوں نے رسالہ الوصیۃ کے تمام
شرائط پورے کردیئے ہوں‘ ان کی
نسبت یہ ضروری حکم ہے کہ وہ دو برس
تک صندوق میں رکھ کر کسی علیحدہ
مکان میں امانت کے طور پر دفن کئے
جائیں اور دو برس کے بعد ایسے موسم
میں لائے جائیں کہ ان کے فوت
ہونے کے مقام اور قادیان میں
طاعون نہ ہو۔‘‘

اس پر قادیانی صرف اپنا سر ہی پیٹ سکتے ہیں کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی ایک دوسری تصنیف حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۴۳ پر لکھا ہے کہ:

’’مومن کسی صورت میں طاعون
کا مستحق نہیں ہوسکتا بلکہ یہ کافر اور فاسق
کے لئے مخصوص ہے۔‘‘

پھر آگے چل کر صفحہ ۵۸۳ پر لکھتے ہیں کہ:

’’یاد رہے کہ میرے تمام
الہامات میں جہنم سے مراد طاعون
ہے۔‘‘

خود ساختہ نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے مندرجہ بالا دونوں فرمودات سے یہی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اس کے نزدیک جائیداد کا دسواں حصہ دے کر ہر کافر اور فاسق‘ طیب اور بہشتی بن سکتا ہے۔

رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳۲۱ کے حاشیہ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ:

’’کوئی یہ نہ خیال کرے کہ
صرف اس قبرستان میں داخل ہونے
سے کوئی بہشتی کیونکر ہوسکتا ہے؟ کیونکہ
یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی
کردے گی بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب
ہے کہ یہاں دفن ہونے والا ہر شخص
بہشتی ہے۔‘‘

اور مرزا غلام احمد قادیانی کی بہشت کی قیمت؟ آمدن اور منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کا دسواں حصہ!

مرزا مسرور احمد نے آج کل اسی بہشت کی سیل لگا رکھی ہے۔ ہر جھوٹا‘ چور‘ اچکا‘ شرابی‘ زانی اور جواری قادیانی اپنی جائیداد کا دسواں حصہ قادیانی جماعت کو دے کر اس سیل سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ کوئی بعید نہیں کہ قادیانی ٹی وی چینل ایم ٹی اے پر ایسے اشتہار بھی دیکھنے کو ملیں کہ: جاگیئے‘ دوڑیئے‘ جلد آیئے‘ پہلے آیئے پہلے پایئے‘ کیونکہ بہشت کی سیٹیں بہت کم رہ گئی ہیں‘ دیر نہ کیجئے‘ پیسے دیجئے اور بہشت لیجئے‘ آج دیجئے آج ہی لیجئے‘ بہت دیر سے آنے والے قادیانی شاید ایک پنجابی شاعر امام دین کا یہ شعر بھی گنگناتے ہوئے ملیں:

جنت کی سیٹیں تو بک ہوچکی ہیں
تو چھیتی ناں دوزخ چ وڑ امام دینا

☆☆.................☆☆

خبروں پر ایک نظر

ختم نبوت تربیتی کورس گوجرانوالہ

گوجرانوالہ (رپورٹ: حافظ سیّد اسامہ بن زید) برصغیر پر قابض ہوتے وقت انگریز کو مسلمانوں کی طرف سے جس مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا' وہ غیر متوقع اور حیرت انگیز تھی' انگریز نے بڑے غور و خوض' اجلاسوں' مذاکروں' مباحثوں اور کانفرنسوں کے بعد اپنے ماہرین کے مشورہ پر مسلمانوں کے دلوں سے جذبۂ جہاد اور حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کرنے کیلئے دو محاذوں کو منتخب کیا' ان میں سے پہلا محاذ تعلیم کا تھا' چنانچہ لارڈ میکالے کی متعین کردہ راہوں پر چلتے ہوئے جدید تعلیم یافتہ طبقہ کی ایک ایسی فوج تیار کی گئی جو کہ نام کی حد تک مسلمان ہیں' مگر عمل کے میدان میں انگریز کی اتباع و پیروی کو ہی معراج خیال کرتے ہیں' اسے روشن خیالی کہہ لیں' نام نہاد اعتدال پسندی کہہ لیں' یا غلامانہ ذہنیت کی پستی کہہ لیں' جدید تعلیمی اداروں سے فارغ ہونے والے افراد کا دین سے تعلق اور لگاؤ واجبی سا ہے اور وہ باطل قوتوں کے لئے آسان شکار ثابت ہوتے ہیں۔

انگریز نے جو دوسرا محاذ منتخب کیا وہ رسول رحمت حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کی محبت اور تعلق کا ہے' اس محاذ پر اور قوم کو جہاد سے بے بہرہ کرنے کے لئے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کو مصلح سے درجہ بدرجہ ۱۹۰۱ء میں نبوت کے منصب پر بٹھانے کی ناپاک جسارت کی' غیرت مند مسلمانوں نے اسے قبول نہ کیا اور مجلس احرار اسلام ہند کے شعبہ تحفظ ختم نبوت نے انگریز کے خود کاشتہ پودے کا خوب تعاقب کیا۔

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے جہنم مکانی ہونے سے قبل بھی اور اس کے نائبین کے جہنم رسید ہونے کے بعد سے آج تک قادیانیوں کے لئے جدید تعلیمی اداروں کے طلباء اور فاضلین تر نوالہ ثابت ہوئے ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل ہوئی اور ۱۹۵۳ء کی تحریک کے بعد امیر شریعت حضرت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی امارت میں تحفظ ختم نبوت کا کام منظم انداز سے شروع ہوا' جواب بھی جاری و ساری ہے' اس وقت خواجہ خواجگان حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ (کندیاں شریف) امیر مرکزیہ' شیخ المشائخ حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی نائب امیر مرکزیہ اور مجاہد ملت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری سیکریٹری جنرل ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اندرون و بیرون ملک ردِ مرزائیت وعیسائیت پر متعدد تربیتی کورس منعقد کرتی ہے' ان کورسوں میں زیادہ تر دینی مدارس کے فاضلین اور طلباء ہی شریک ہوتے ہیں' مگر اہم ترین شعبہ عصری علوم کے فاضلین اور طلباء نظر انداز ہوتے آرہے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے سیکریٹری جنرل اور مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن الحاج قاری محمد یوسف عثمانی اور سینئر نائب امیر الحاج عثمان عمر ہاشمی کی کاوشوں سے ضلع گوجرانوالہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہیڈ کوارٹر دارالعلوم ختم نبوت ککنی والا میں اسکول کے طلباء کیلئے ایک ماہ کا ختم نبوت تربیتی کورس منعقد ہوا' جس کا افتتاح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بزرگ رہنما حافظ محمد ثاقب اور ضلعی سیکریٹری جنرل الحاج قاری محمد یوسف عثمانی نے کیا۔

اس کورس کی سرپرستی ضلعی امیر الحاج حافظ شیخ بشیر احمد نے کی' کورس کے دوران گورنمنٹ اسلامیہ کالج گوجرانوالہ کے پروفیسر علامہ محمد منیر کھوکھر' گورنمنٹ ڈگری کالج پیپلز کالونی گوجرانوالہ کے پروفیسر حافظ محمد انور' نشتر کالج آف کامرس ٹاؤن شپ لاہور کے پروفیسر عمران الحق' گورنمنٹ ہائی اسکول چہل کلاں ضلع گوجرانوالہ کے سینئر ہیڈ ماسٹر الحاج ثناء اللہ سندھو' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے نائب امیر' مناظر اہلسنّت اور گورنمنٹ جامع ہائی اسکول گوجرانوالہ کے سینئر استاد حضرت مولانا حافظ محمد ارشد' گورنمنٹ عطا محمد اسلامیہ ہائی اسکول نمبر ۲ گوجرانوالہ کے سینئر استاد اور جمعیت اہلسنّت و الجماعت کے رہنما حضرت مولانا حافظ گلزار احمد

آزاد' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع منڈی بہاؤالدین کے مبلغ مولانا سعود الحجازی' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے مبلغ مولانا ذوالفقار احمد طارق نے مختلف موضوعات پر لیکچر دیئے۔

کورس میں چونسٹھ طلباء نے شرکت کی' نگران کورس اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع گوجرانوالہ کے سیکریٹری اطلاعات سیّد احمد حسین زید بھی گاہے بگاہے طلباء کی رہنمائی کرتے رہے' عقیدۂ ختم نبوت' تحفظ ختم نبوت کا کام' آنجہانی مرزا قادیانی کا صدق وکذب' حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات' مجدد اور اس کی شناخت' امام مہدی' افتراء ودجال' مرزا قادیانی کا خاندانی پس منظر اور اس کے اہداف' اللہ تعالیٰ کی وحدانیت' تقویٰ' تبلیغ' والدین کا احترام' دینی کام کی افادیت اور دیگر موضوعات پر لیکچر ہوئے' ۶/رجب المرجب ۱۴۲۷ھ کو گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول گوجرانوالہ میں شرکاء کورس کا تحریری امتحان ہوا' امتحان کے نتائج کی ترتیب کے بعد ۱۵/رجب المرجب ۱۴۲۷ھ کو دارالعلوم ختم نبوت ککنی والا میں کورس کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت ضلعی نائب امیر الحاج عثمانی عمر ہاشمی نے کی اور بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ضلع گوجرانوالہ کے کنٹرولر پروفیسر ڈاکٹر ممتاز احمد اعوان نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی' تقریب کا آغاز دارالعلوم ختم نبوت کے استاد قاری خلیل الرحمٰن کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا' شریک کورس حافظ میاں محمد بلال طالب علم گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول گوجرانوالہ اور مشہور نعت خواں محمد ابوبکر صدیق اشرف نے گلہائے نعت پیش کئے۔ حضرت مولانا سعود الحجازی' علامہ پروفیسر محمد منیر کھوکھر اور پروفیسر ڈاکٹر ممتاز احمد اعوان نے خطاب کیا' ناظم تقریب سیّد احمد حسین زید نے کورس کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ ۴۷ طلباء امتحان میں شریک ہوئے' سب کے سب کامیاب رہے' امتحانی پرچہ مولانا سعود الحجازی نے ترتیب دیا اور پرچوں کی جانچ پڑتال مولانا ذوالفقار احمد طارق نے کی۔

گورنمنٹ ہائر سیکنڈری اسکول گوجرانوالہ کی جماعت دہم کے طالب علم محمد طاہر عبدالشکور نے ۱۰۰ میں سے ۹۸ نمبر لے کر پہلی' حافظ عثمان علی نے ۹۶ اور احسان اللہ نے ۹۴ نمبر لے کر بالترتیب دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کی' ان کے علاوہ وحید انور نے ۹۳ نمبر' حسن رفیق نے ۹۱ اور محمد ارسلان افضل نے ۹۰ نمبر لے کر انعامات حاصل کئے' تمام کامیاب طلباء کو اسناد اور پوزیشن لینے والوں کو قیمتی کتب کے تحائف دیئے گئے' اسناد دینے والوں میں حاجی قمر الدین' حافظ محمد ارشد' حافظ محمد ثاقب' علامہ محمد ایوب صفدر' حاجی نثار اللہ سندھو' پروفیسر علامہ محمد منیر کھوکھر' پروفیسر حافظ محمد انور' شاہد چشتی' قاری محمد یوسف عثمانی' مولانا سعود الحجازی اور ڈاکٹر ممتاز احمد اعوان شامل تھے' تقریب کا اختتام حافظ محمد ثاقب کی دعا پر ہوا۔

کورس کے انعقاد میں دارالعلوم ختم نبوت کے اساتذہ کرام کے علاوہ محمد امان اللہ قادری' حافظ محمد الیاس قادری کی تگ و دو قابل قدر ہے' شرکائے کورس کے نام درج ذیل ہیں:

محمد طاہر عبدالشکور' حافظ محمد عثمان علی' احسان اللہ' وحید انور' نعمان گلزار' آفتاب احمد' سیّد تحسین حیدر جعفری' احمد اختر' محمد حنیف' حافظ محمد ہارون منیر کھوکھر' نوید رفیق' ابرار سکندر' کنور احمد بلال' محمد زین محمد' تنویر حنیف' جنید عباس' سیّد متین احمد' احسن وسیم' طلحہ شہزاد' طاہر نقاش' شہزاد اکرم' ابو بلال عثمان احمد طارق' محمد عامر ظفر' محمد طیب' ابوبکر صادق' محمد بن ناصر' نوید حنیف' حسن رفیق' علی شاہد چشتی' محمد فیضان' حافظ محمد عدنان بشیر' محمد نعمان افضل' خرم اشرف' محمد آصف نذیر' محمد وسیم' شکیل اشفاق' محمد مبشر' شہزاد اظہر' محمد کامل' محمد عثمان رمضان' حافظ میاں محمد بلال' محمد نعمان عارف' محمد ارسلان افضل' عامر نبیل' محمد فرقان اظہر' حافظ محمد بلال خلیل اور فیصل محمود۔

کنٹرولر گوجرانوالہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن پروفیسر ممتاز احمد اعوان نے کہا کہ موجودہ دور فتنوں کا دور ہے' اس دور میں ہر مسلمان بچے کو بنیادی عقائد اور مرزائیت جیسے خطرناک فتنے سے آگاہ ہونا لازمی ہے' اس نوعیت کے کورسز کو زیادہ پھیلایا جانا چاہئے تاکہ نئی نسل کے ایمان کو نام نہاد روشن خیالی اور اعتدال پسندی سے بچایا جاسکے' انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ نبوت قابل قدر کام کررہی ہے اور مرزائیت' عیسائیت اور دیگر فتنوں کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی مانند ہے' ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون کرے' انہوں نے کہا کہ اس کورس کے انعقاد پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدیداران اور مبلغین ومنتظمین نہ صرف مبارکباد بلکہ شکریہ کے بھی مستحق ہیں کہ انہوں نے وقت کے تقاضوں کے مطابق اقدام اٹھایا ہے۔

☆☆..................☆☆

زکوٰۃ کا حساب لگانے کا آسان طریقہ

نصاب: 52.5 (ساڑھے باون) تولہ یا 612.36 گرام چاندی یا اس کی مالیت .... ______

زکوٰۃ واجب ہونے کی قمری تاریخ .... ______

اس تاریخ کو ملکیت میں موجود مندرجہ ذیل اشیاء میں تمام قابل زکوٰۃ اثاثوں کی مارکیٹ ریٹ کے مطابق موجودہ مالیت بالترتیب تحریر کریں:

۱:...... سونا: خواہ کسی بھی شکل میں ہو اور کسی بھی مقصد کے لئے ہو .... ______

۲:...... چاندی: خواہ کسی بھی شکل میں ہو اور کسی بھی مقصد کے لئے ہو .... ______

۳:...... نقد رقم:

(ا) ہاتھ میں (کیش ان ہینڈ)، بینک بیلینس، کسی کے پاس امانت .... ______

(ب) غیر ملکی کرنسی اور پرائز بانڈز .... ______

(ج) مستقبل کے کسی بھی مقصد، مثلاً حج وغیرہ کے لئے جمع شدہ رقم .... ______

(د) انشورنس پالیسی میں اپنی اصل جمع شدہ رقم .... ______

(ہ) قرض دی ہوئی رقم جبکہ قرض لینے والا اس کا اقرار کرے، کسی بھی مقصد کے لئے ایڈوانس دی ہوئی رقم جس کا اصل یا بدل واپس ملے گا، بی سی/کمیٹی میں جمع شدہ رقم، مکان یا چیز تیار ہونے سے قبل اس کی بکنگ میں دی ہوئی رقم .... ______

(و) سرمایہ کاری، مضاربت یا شراکت داری میں لگی ہوئی رقم، ہر قسم کے بچت سرٹیفکیٹس وغیرہ، پراویڈنٹ فنڈ کی وہ رقم جو اپنے اختیار سے کسی محکمے میں منتقل کروادی ہو .... ______

۴:...... فروخت کرنے کے لئے خریدا گیا سامان، جائیداد، حصص، خام مال:

(ا) فروخت شدہ چیز کی قابل وصول رقم (Book Debts) .... ______

(ب) سامانِ تجارت کے عوض حاصل شدہ چیز .... ______

مجموعہ قابل زکوٰۃ مال: ______

مالی ذمہ داریاں:

(۱) قرض (ادھار لی ہوئی رقم، ادھار خریدی ہوئی چیز کی قیمت، بیوی کا مہر جس کے ادا کرنے کی نیت ہو، کمیٹی حاصل کرنے کے بعد بقیہ اقساط کی رقم) .... ______

(۲) ملازمین کی تنخواہ جس کی ادائیگی اس تاریخ تک لازم ہو چکی ہو .... ______

(۳) ٹیکس، کرایہ، یوٹیلیٹی بلز جن کی ادائیگی اس تاریخ تک لازم ہو چکی ہو .... ______

(۴) گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ کی وہ رقم جو ادا نہیں کی گئی ہو .... ______

مجموعہ مالی ذمہ داریاں: ______

کل مملوکہ قابل زکوٰۃ مال کی رقم .... میں سے مجموعہ مالی ذمہ داریوں کی رقم .... کو منہا کر کے جو باقی بچے، وہ قابل زکوٰۃ مال کی صافی رقم .... ہے، اب اس قابل زکوٰۃ مال کی رقم کو چالیس پر تقسیم کریں، حاصل قسمت جتنی رقم .... ہو، وہ اصل واجب زکوٰۃ رقم ہے، اس رقم کو مصارف زکوٰۃ میں صرف فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون، 4583486-4514122 فیکس: 4542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ، مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ، رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد
امیر مرکزیہ

سید نفیس الحسینی
نائب امیر مرکزیہ

(مولانا) عزیز الرحمٰن
ناظم اعلیٰ